Sun.29.March.2026
VOLUME: 22 NO: 76
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 29/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 76
9/شوال المکرم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

ایران کا امریکی ٹھکانوں پر حملہ، ۵۰۰ امریکی فوجیوں کو بنایا نشانہ

حوثی باغیوں کا اسرائیل پر بیلسٹک میزائل حملہ، تل ابیب میں سائرن گونج اٹھے

واشنگٹن: 28 مارچ (ایجنسیز): ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے دبئی میں موجود امریکی فوج کے دو خفیہ ٹھکانوں پر میزائل اور ڈرون حملے کیے ہیں۔ یہ دعویٰ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس نیوز ایجنسی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ ایرانی فوجی ہیڈکوارٹر کے ترجمان کے مطابق ان ٹھکانوں پر تقریباً 500 امریکی فوجی موجود تھے جن میں سے 400 ایک مقام پر اور 100 دوسرے مقام پر تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ پاسداران انقلاب نے ان ٹھکانوں کی نشاندہی کر کے نہایت درست حملے کیے اور بھاری نقصان پہنچایا۔ رپورٹوں کے مطابق ایران نے یہ بھی کہا کہ امریکی فوجی علاقے میں پہلے کیے گئے حملوں کے بعد ان مقامات پر منتقل ہوئے تھے۔ بیان میں امریکہ اور ڈونالڈ ٹرمپ کو خبردار کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ علاقہ امریکی فوجیوں کے لیے قبرستان بن سکتا ہے۔ جنگ کا بڑھتا ہوا دائرہ۔ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی اب خلیجی ممالک تک پھیلتی دکھائی دے رہی ہے۔ حالیہ ہفتوں میں متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں میزائل اور ڈرون حملوں کے واقعات سامنے آچکے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر دبئی میں حملے کی تصدیق ہوتی ہے تو یہ جنگ کے مزید وسیع ہونے کی علامت ہوگی اور خلیجی خطے کی سکیورٹی صورت حال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔ امریکہ کی تیاری۔ اسی دوران رپورٹوں کے مطابق امریکہ مشرق وسطیٰ میں اپنی فوجی موجودگی بڑھانے کی تیاری کر رہا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع بیاسیوں فضائی دستے کے فوجی بھیجنے پر غور کر رہا ہے۔

ایران کے اہم تیل مرکز خارگ جزیرے کے بارے میں بھی ممکنہ فوجی کارروائی کی بات کی جا رہی ہے۔ خفیہ رپورٹوں کے مطابق ایران نے اس علاقے میں بارودی سرنگیں اور اضافی فوجی تعیناتی شروع کر دی ہے۔

امریکی زخمی، اور 13 ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس واقعے سے قبل سعودی عرب میں شہزادہ سلطان ایئربیس پر ایک الگ حملے میں ایک امریکی فوجی زخمی ہوا تھا جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ اسکے علاوہ پرنس سلطان ایئربیس

جمعہ کو ایران کی جانب سے سعودی عرب میں امریکی تنصیب پرنس سلطان فضائی اڈے پر کیے گئے میزائلوں اور ڈرون حملوں میں دس امریکی فوجی شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ زخمیوں میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے بتایا کہ حملہ الخرج میں سعودی فوج کے شہزادہ سلطان ایئربیس پر ہوا، خاص طور پر اس عمارت کو نشانہ بنایا گیا جہاں امریکی فوجی تعینات تھے۔ ایران نے اس حملے کو انجام دینے کے لیے میزائلوں اور ڈرونز کا استعمال کیا، جس کے نتیجے میں کم از کم دو کے سی-135 فضائی ایندھن بھرنے والے طیاروں کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ امریکی فضائیہ کا 378 واں فضائی بیڑا 2019 سے شہزادہ سلطان بیس پر تعینات ہے۔ تقریباً ایک ماہ قبل ایران کے ساتھ جنگ شروع ہونے کے بعد سے، 300 سے زائد

پر ایک واضح حملے کے نتیجے میں 14 افراد زخمی ہوئے۔ دریں اثنا لڑائی شروع ہونے کے چند گھنٹے بعد، کویت میں ایک امریکی تنصیب پر ایرانی حملے میں مزید چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ عراق میں امریکی ایندھن بھرنے والے طیارے کے حادثے میں مزید چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ سعودی عرب میں تازہ ترین حملہ خطے میں میزائل انٹرسیپٹرز کی کمی کو واضح کر سکتا ہے، کیونکہ امریکہ ایران تنازع ایک ماہ کے قریب پہنچ رہا ہے۔ کئی ہفتوں سے، عرب ممالک کی جانب سے انٹرسیپٹرز کی محدود فراہمی کے حوالے سے خدشات برقرار ہیں۔ اس ماہ کے شروع میں، کچھ امریکی اتحادیوں نے وائٹ ہاؤس کو متنبہ کیا تھا کہ انہیں یہ مشکل انتخاب کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ آنے والے کون سے پراجیکٹائل کو روکا جائے اور کن کو گزرنے دیا جائے۔ الجزیرہ کے مطابق

حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ ساری نے باغیوں کے المسیرہ چینل پر حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ حملے ان کے اعلان کردہ مقاصد کے حصول تک جاری رہیں گے۔ جنوبی اسرائیل میں حساس فوجی اڈوں کو نشانہ بناتے ہوئے میزائلوں کا ایک بیراج فائر کیا گیا۔ تاہم اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ایک میزائل کو درمیانی پرواز میں کامیابی کے ساتھ ناکارہ بنادیا ہے۔ حملے کے دوران، بیر شیبہ اور اسرائیل کے بنیادی جوہری تحقیقی مرکز کے آس پاس کے علاقے میں سائرن بج رہے تھے، جس سے پورے خطے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ حملہ ایک ایسے موڑ پر ہوا ہے جب حزب اللہ اور ایران پہلے ہی اسرائیل کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں۔ نتیجتاً جنگ کے مزید بڑھنے اور وسیع ہونے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ حوثی باغی اس سے قبل بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کو نشانہ بنا کر عالمی تجارت کو متاثر کر چکے ہیں۔ نومبر 2023 اور جنوری 2025 کے درمیان، انہوں نے 100 سے زیادہ بحری جہازوں پر حملے کیے؛ ان میں سے دو جہاز ڈوب گئے اور چار ملاح اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ حوثی باغیوں نے آبنائے باب المندب کی ممکنہ بندش کے حوالے سے وارننگ بھی جاری کی ہے۔ یہ آبی گزرگاہ عالمی تجارت کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے، جہاں سے سالانہ تقریباً ایک ٹریلین ڈالر کا سامان گزرتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر اس آبنائے کو بند کر دیا گیا تو اس سے دوسرے بڑے سمندری راستوں پر اثر پڑے گا۔

علیحدگی پسند رہنما شبیر شاہ کو ضمانت

نئی دہلی: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): [illegible] بعد ازاں سینئر وکیل کولن گونسالوز شبیر شاہ کی جانب سے اور سینئر وکیل سدھارتھ لوتھرا این آئی اے کی جانب سے تفصیلی دلائل سننے کے بعد فیصلہ کیا۔ سماعت کے دوران ان کے وکیل نے کہا کہ شاہ کو ابتدائی چارج شیٹ میں نامزد نہیں کیا گیا تھا، بلکہ ان کی گرفتاری کے بعد سپلیمنٹری چارج شیٹ میں انہیں ملزم بنایا گیا، اور وہ چھ سال سے زیادہ حراست میں ہیں۔ وکیل نے کہا کہ معاملے میں 400 سے زیادہ گواہان ہیں، اور مقدمہ جلد ختم ہونے کا امکان نہیں ہے۔

راہل گاندھی کے اثر سے پینارائی وجین خوفزدہ: کانگریس

دہلی: ۲۸ مارچ: کیرالہ میں اسمبلی انتخاب کی تیاریوں کے درمیان کانگریس لیڈر کے سی وینوگوپال نے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے 27 مارچ کو اپنے ایک بیان میں کہا کہ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین ریاست میں راہل گاندھی کے اثر سے خوفزدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بول رہے۔ کے سی وینوگوپال نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کچھ ایسے دعوے کیے ہیں، جو پینارائی وجین کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ گزشتہ 2 دنوں سے اپنی پریس کانفرنس میں راہل گاندھی کو مستقل نشانہ بنا رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ "پینارائی وجین جانتے ہیں کہ کیرالہ کی عوام راہل گاندھی سے کتنا متاثر ہے، اس لیے وہ ان سے گھبرائے ہوئے ہیں، اور جب وہ لگاتار راہل گاندھی پر حملہ کر رہے ہیں تو وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف بھی کچھ تو کہنا چاہیے۔" وینوگوپال نے الزام عائد کیا کہ پینارائی وجین وزیر اعظم مودی کے خلاف اس لیے نہیں بول رہے، کیونکہ انھوں نے مرکز کے ساتھ 'پی ایم شری یوجنا' اور مزدوروں سے متعلق قوانین (لیبر ایکٹس) پر سمجھوتے کیے ہیں۔ کے سی وینوگوپال کا کہنا ہے کہ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن سمیت دیگر وزرائے اعلیٰ اپنی ریاستوں کے مطالبات کو مضبوطی سے اٹھا رہے ہیں۔

بنگال سے ہوگی بی جے پی کے خاتمے کی شروعات: ممتا بنرجی

کولکاتہ: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): مغربی بنگال کی [illegible] اختیارات چھین لیے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اگر اقتدار میں آتی ہے تو وہ بلڈوزر چلائے گی اور سب کو باہر نکال دے گی۔ دہلی میں موجود عوام سے ریاستی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سب متحد ہو کر ٹی ایم سی کا ساتھ دیں، اسی بنگال سے بی جے پی کے خاتمے کی شروعات ہوگی۔ ممتا بنرجی نے مرشد آباد کے رگھوناتھ گنج میں رام نومی کی 'شوبھا یاترا' کے دوران ہوئی جھڑپوں کا ذکر کرتے ہوئے سوال کیا کہ کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ انہوں نے کہا کہ مجھے قصوروار ٹھہراؤ کیونکہ میرے تمام اختیارات چھین لیے گئے ہیں۔ تمام افسران کا تبادلہ کر دیا گیا ہے اور بی جے پی کے لوگوں کو یہاں بھیجا گیا ہے، لیکن انہیں نہیں معلوم کہ جیت ہماری ہی ہوگی۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ بی جے پی کو رگھوناتھ گنج میں فساد بھڑکانے پر شرم آنی چاہیے۔ بی جے پی نے اپنے افسران کو اس [illegible]

[illegible] گی اور یہ ان کے ساتھ ہو کر رہے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اپوزیشن پارٹیوں کو متحد کر دہلی میں بی جے پی کو چیلنج دیں گی۔ اس سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ آنے والے وقت میں قومی سیاست میں بھی ٹکراؤ مزید تیز ہو سکتا ہے۔ ریاستی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "میرے لوگ بھی رام نومی، درگا پوجا، کالی پوجا، چھٹھ پوجا، کرسمس اور عید مناتے ہیں۔ ہم تمام مذاہب اور ذاتوں کے لوگوں کے ساتھ مل کر مناتے ہیں، خواہ وہ ہندو ہوں، مسلم ہوں، عیسائی ہوں، سکھ ہوں یا پارسی۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔" ممتا بنرجی نے الیکشن کمیشن پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران نام ہٹائے جا رہے ہیں۔ یہ کام بی جے پی کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے وارننگ دی کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، لیکن بی جے پی ہر حد پار کر چکی ہے۔

ووٹر لسٹ سے خارج ناموں پر ٹریبونل پر فیصلہ نہیں

کولکاتا: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): مغربی بنگال میں ایس آئی آر عمل کے دوران جن ووٹروں کے نام ووٹر فہرست سے غائب ہو گئے ہیں، ان کی اپیل سننے کے لیے ٹریبونلز میں سماعت کب شروع ہوگی، اس بارے میں ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ایک سینئر افسر نے ہفتہ کو یہ معلومات دی۔ چیف الیکٹورل آفیسر منوج اگروال نے جمعہ کو صحافیوں سے کہا، "سپریم کورٹ نے ہدایت دی ہے کہ جن کے نام حذف کر دیے گئے ہیں، ان کے پاس ٹریبونل سے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔ تاہم یہ ٹریبونلز کب اور کہاں کام شروع کریں گے، اس پر ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ٹریبونلز کے قیام کے لیے کچھ مقامات تجویز کیے ہیں، جبکہ کلکتہ ہائی کورٹ نے ممکنہ مقام کے طور پر نیو ٹاؤن میں جوڈیشل اکیڈمی کا مشورہ دیا ہے۔ اگروال نے کہا، "مغربی بنگال حکومت نے ہر ضلع میں ٹریبونلز کے لیے مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ اب ہائی کورٹ اس پر فیصلہ کرے گی۔" انہوں نے مزید کہا، "ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد، دفاتر حوالے کرنا ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔ جب یہ تمام عمل مکمل ہو جائیں گے تو ٹریبونلز ووٹروں کی شکایات کے ازالے کے لیے کام شروع کر دیں گے۔" اگروال نے جمعرات کو کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک میٹنگ میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی فیصلوں کو چیلنج کرنے کے لیے درکار سافٹ ویئر تیار ہے اور "بہت جلد، اس ہفتے یا اگلے ہفتے کے آغاز میں، یہ فعال ہو جائے گا۔" بوتھ سطح کی فہرستیں، جن میں حذف یا شامل کیے جانے کی نشاندہی ہو، دستیاب نہ ہونے کے حوالے سے ایک ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر نے کہا کہ ووٹر خود الیکشن کمیشن کے پورٹل پر اپنی حیثیت کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ افسران نے بتایا کہ تصدیق کے عمل کے دوران نشان زد کیے گئے ناموں کو مزید جانچ کے لیے "زیرِ غور" زمرے میں رکھا گیا ہے۔ کمیشن نے جمعہ کی رات مغربی بنگال میں ووٹر فہرست کی ایس آئی آر کے تحت دوسری ضمنی فہرست جاری کی۔ تاہم کمیشن نے فہرست میں حذف یا شامل کیے گئے افراد کی کل تعداد کے بارے میں کوئی تفصیل فراہم نہیں کی۔ کمیشن کے ایک افسر نے کہا، "دوسری فہرست جاری ہو چکی ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتے۔" الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بوتھ وار فہرستیں دستیاب کرائی گئیں لیکن حذف یا شامل کیے جانے کے اعداد و شمار والے ویب صفحے تک "تکنیکی خرابیوں" کی وجہ سے رسائی ممکن نہیں ہو سکی۔

ووٹنگ میں بایومیٹرک شناختی نظام نافذ کرنے کی درخواست

نئی دہلی: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): سپریم کورٹ میں ایک مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کی گئی ہے جس میں الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کو آئندہ اسمبلی انتخابات میں پولنگ اسٹیشنز پر فنگر پرنٹ اور آئرس (آنکھ کی پتلی) پر مبنی بایومیٹرک شناختی نظام نافذ کرنے کی ہدایت دینے کی درخواست کی گئی ہے تاکہ انتخابی بدعنوانیوں جیسے ڈپلیکیٹ ووٹنگ، جعل سازی (کسی اور کے نام پر ووٹ دینا) اور فرضی ووٹنگ پر قابو پایا جا سکے۔ یہ عرضی وکیل اور سماجی کارکن اشونی کمار اپادھیائے کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی ہے، جس میں موجودہ حفاظتی اقدامات کے باوجود رشوت، ناجائز اثر و رسوخ، جعل سازی، ڈپلیکیٹ ووٹنگ اور فرضی ووٹنگ کے مسلسل واقعات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اپنی بنیادی درخواست میں، درخواست گزار نے عدالت عظمیٰ سے استدعا کی ہے کہ وہ ای سی آئی کو ہدایت دے کہ وہ خاص طور پر آنے والے اسمبلی انتخابات میں پولنگ بوتھس پر فنگر پرنٹ اور آئرس پر مبنی بایومیٹرک تصدیق متعارف کرائے، تاکہ صرف حقیقی ووٹرز ہی ووٹ ڈال سکیں اور "ایک شہری، ایک ووٹ" کے اصول کو سختی سے نافذ کیا جا سکے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ موجودہ ووٹر شناختی طریقے، جو زیادہ تر ووٹر آئی ڈی کارڈ اور دستی تصدیق پر مبنی ہیں، پرانی تصاویر، دفتری غلطیوں اور حقیقی وقت میں تصدیق کی کمی کی وجہ سے غلط استعمال کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بایومیٹرک تصدیق، جو منفرد اور ناقابل نقل ہوتی ہے، جعل سازی اور متعدد ووٹنگ کو مؤثر طریقے سے ختم کر سکتی ہے۔ آزاد اور منصفانہ انتخابات کے آئینی تقاضے کو اجاگر کرتے ہوئے، عرضی میں کہا گیا ہے کہ ای سی آئی کو آرٹیکل 324 کے تحت مکمل اختیارات حاصل ہیں کہ وہ اس طرح کے تکنیکی اقدامات متعارف کرائے اور ووٹر شناخت کو مضبوط بنانے کے لیے متعلقہ قواعد میں ترمیم کرے۔ درخواست گزار نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ بایومیٹرک تصدیق مہاجر ووٹرز، ڈپلیکیٹ انتخابی اندراجات اور "فرضی ووٹرز" کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے، اور ساتھ ہی انتخابی عمل میں شفافیت اور جوابدہی بڑھانے کے لیے حقیقی وقت میں آڈٹ ٹریل بھی فراہم کرے گی۔ عرضی میں مزید کہا گیا ہے کہ اس نظام کو اپنانا انتخابی عمل کو موجودہ آدھار پر مبنی شناختی نظام اور دیگر سرکاری شعبوں میں استعمال ہونے والے جدید تکنیکی معیار کے مطابق بنائے گا۔ عرضی میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ 28 مارچ 2026 کو اسی نوعیت کی درخواست الیکشن کمیشن کو دی گئی تھی لیکن اب تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، جس کے باعث سپریم کورٹ کی مداخلت ضروری ہو گئی ہے۔ بنیادی درخواست کے علاوہ، درخواست گزار نے عدالت سے دیگر مناسب ہدایات جاری کرنے کی بھی استدعا کی ہے تاکہ ملک بھر میں آزاد و منصفانہ اور شفاف انتخابات کو یقینی بنایا جا سکے۔

دوران پرواز فیل ہوگیا انجن، دہلی میں انڈیگو طیارے کی ایمرجنسی لینڈنگ

دہلی: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈہ (آئی جی آئی) پر ہفتہ کی صبح اس وقت افراتفری مچ گئی جب انڈیگو کی پرواز 6ای 579 نے مکمل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔ وشاکھاپٹنم (وی ٹی زیڈ) سے دہلی (ڈی ای ایل) آرہے بوئنگ 737-800 طیارے کا ایک انجن فیل ہو گیا تھا۔ حالانکہ پائلٹ کی حاضر دماغی اور ایئرپورٹ انتظامیہ کی مستعدی سے ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ اطلاع ملتے ہی طیارے کا انجن فیل ہونے کی وجہ سے رن وے 28 پر مکمل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ طیارے نے صبح 39:10 بجے مکمل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔ اس وقت جہاز میں عملہ سمیت 161 افراد سوار تھے اور ای ٹی اے (لینڈنگ کا وقت) صبح تقریباً 52:10 بجے تھا۔ طیارے میں تقریباً 4.6 گھنٹے کا ایندھن تھا یعنی ایندھن کی کوئی کمی نہیں تھی۔ لینڈنگ کے وقت کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لیے فائر انجن اور ایمبولینسیں رن وے پر موجود تھے۔ جیسے ہی مکمل ایمرجنسی کا اعلان کیا گیا، دہلی ہوائی اڈے کے رن وے کے کنارے کریش فائر ٹینڈر گاڑیاں تعینات کر دی گئیں۔ ایمبولینسز اور میڈیکل ٹیمیں بھی اسٹینڈ بائی پر تھیں۔ طیارے میں کسی بھی طرح کا خطرناک سامان نہیں تھا جو ایک بڑی راحت والی بات تھی۔ ابتدائی معلومات کے مطابق پرواز میں تکنیکی خرابی کی کال پر تمام ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا۔ انڈیگو کی تکنیکی ٹیم اب طیارے کی گہرائی سے جانچ کر کے خرابی کا اندازہ لگا رہی ہے۔ بوئنگ 737-800 ایک جڑواں انجن والا ہوائی جہاز ہے۔ پائلٹ سنگل انجن پر طیارے کو اتار کر لائے۔ اس کی ٹریننگ ہر کمرشل پائلٹ کو دی جاتی ہے لیکن یہ عمل بے حد حساس ہوتا ہے اور اس لیے ایسی صورتحال میں مکمل ایمرجنسی پروٹوکول فعال کیا جاتا ہے۔ سبھی مسافر اور کرو ممبر محفوظ بتائے جا رہے ہیں۔ انڈیگو کے ویٹ لیز پر لیے گئے بی 737-800 ہوائی جہاز (ٹی سی سی او این) کی پرواز 6ای 579 (وشاکھاپٹنم-دہلی) میں آج صبح بے قابو طور سے نمبر 1 انجن میں خرابی آئی تھی۔ شدید کمپن کے بعد انجن 1 فیل ہو گیا۔ ہوائی جہاز میں سی ایف ایم 56 انجن لگا ہے۔ ایمرجنسی کا اعلان کیا گیا اور طیارے کی بحفاظت لینڈنگ کرائی گئی۔ اس موقع پر کچھ دیر کے لیے دہلی ہوائی اڈے پر افراتفری کا ماحول رہا۔ طیارے کو معائنہ اور مرمت کے لیے گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ ڈی اے اس (این آر) کی طرف سے مزید تحقیقات جاری ہیں۔

ممتا بنرجی پر وزیر داخلہ کی تنقید

کولکاتا (مغربی بنگال): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے ہفتہ کے روز مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر الزام عائد کیا کہ وہ سیاست میں "مظلومیت کا کارڈ" استعمال کرتی ہیں۔ یہ بات انہوں نے حکمراں ترنمول کانگریس (TMC) حکومت کے خلاف بی جے پی کی چارج شیٹ جاری کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ممتا بنرجی انتخابات کے دوران خود کو مظلوم ظاہر کرتی ہیں اور کہا کہ اب بنگال کے لوگ ان کی حکمت عملی کو سمجھ چکے ہیں۔ ریاست میں انتخابات دو مراحل میں 23 اپریل اور 29 اپریل کو ہوں گے، جبکہ دونوں مراحل کی ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو ہوگی۔ کولکاتا میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امیت شاہ نے کہا: "ممتا بنرجی ہمیشہ مظلومیت کی سیاست کرتی رہی ہیں۔ کبھی ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے، کبھی سر پر پٹی بندھی ہوتی ہے، کبھی وہ بیمار ہو جاتی ہیں، اور پھر الیکشن کمیشن کے سامنے بے بسی ظاہر کرتے ہوئے اس ادارے پر الزامات لگاتی ہیں۔ لیکن میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بنگال کے لوگ اب اس سیاست کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔" مزید برآں، شاہ نے کہا کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے دوران صرف بنگال میں عدالتی افسران تعینات کیے گئے، جبکہ ملک کے دیگر حصوں میں ایسا نہیں ہوا۔

موبائل فون سے چپکے رہنے کی لت ہر سال 20 ہزار بچوں کی لے رہی جان، ڈیریک او برائن نے حکومت سے قانون بنانے کا کیا مطالبہ

دہلی: ۲۸ مارچ (ایجنسیز): ہر وقت ٹی وی یا موبائل کی اسکرین سے چپکے رہنے کی لت بچوں اور نوعمروں کے لیے جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔ ہر سال کم از کم 20 ہزار بچے اس کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ یہ دعویٰ ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ڈیریک او برائن نے جمعہ (27 مارچ) کو راجیہ سبھا میں کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس بحران کے حل کے لیے فوری کارروائی کرنی چاہیے۔ ایوان بالا میں وقفہ صفر کے دوران یہ معاملہ اٹھاتے ہوئے ترنمول کانگریس کے راجیہ سبھا رکن نے کہا کہ مختلف تحقیقی رپورٹس سے اشارہ ملتا ہے کہ بچے اور نوجوان روزانہ کم از کم 8 گھنٹے موبائل فون اور اسکرین پر گزار رہے ہیں، جو سالانہ 100 دنوں سے زائد کے برابر ہے۔ دنیا کے 68 ممالک پہلے ہی اسکولوں میں موبائل فون پر پابندی عائد کر چکے ہیں۔ اسکرین کا حد سے زیادہ استعمال نیند میں خلل ڈالتا ہے، بے چینی کے خطرے کو بڑھاتا ہے اور موڈ میں تیزی سے تبدیلی کا سبب بنتا ہے۔ ساتھ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ موبائل فون یا اسکرین کے ضرورت کے مطابق استعمال کو فروغ دیا جائے، آف لائن سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور نوجوانوں کی ذہنی صحت اور ڈیجیٹل ایڈکشن کے صحت پر اثرات کے بارے میں جامع تبادلہ خیال شروع کیا جائے۔ ڈیریک او برائن کے علاوہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ دیپیندر سنگھ ہڈا نے بھی جمعہ کے روز حکومت سے بچوں اور نوجوانوں میں سوشل میڈیا اور آن لائن گیم کے بڑھتے ہوئے استعمال کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک قانون لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ لوک سبھا میں وقفہ صفر کے دوران یہ مسئلہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کل بچے گھنٹوں ریل، ویڈیو گیم اور اسکرولنگ میں مصروف رہتے ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ بچوں اور نوعمروں میں کم عمری میں ہی اسمارٹ فون کی لت لگ رہی ہے، جس سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت پر سنگین اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس سے منسلک ایک اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ نوجوانوں میں آن لائن سٹے بازی کا رجحان بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ دیپیندر سنگھ ہڈا نے مزید کہا کہ ایوی ایٹر جیسے کھیل میں ورچوئل جہاز کی پرواز کے ساتھ ساتھ پیسے بڑھنے کا لالچ دیا جاتا ہے۔ لوڈو جیسے کھیلوں میں بھی اب سٹے بازی ایک عام بات بن گئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ فیس بک اور انسٹاگرام جیسی سوشل میڈیا سائٹ پر سٹے پر مبنی کھیلوں کی کھلے عام تشہیر کی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈر کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے علاوہ 'سائبر بلنگ' اور آن لائن ہراساں کرنے کے واقعات بھی ہو رہے ہیں اور ڈیٹا کی پرائیویسی سے متعلق انتہائی سنگین سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ نے ذکر کیا کہ دنیا کے کئی ممالک میں اس حوالے سے بہت سخت قوانین بنائے گئے ہیں۔

نیپال کے سابق وزیر اعظم کے پی اولی گرفتار

کاٹھمنڈو: ۲۸ مارچ: نیپال میں سابق وزیر اعظم کے پی اولی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جین-زی تحریک کے دوران طلبہ کی ہلاکت کے معاملے میں انہیں ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم بالیندر شاہ کی حکومت کا قیام ہوتے ہی یہ ان کا پہلا بڑا فیصلہ مانا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم بالیندر شاہ کی قیادت میں حکومت نے صرف 24 گھنٹوں کے اندر بڑی کارروائی کرتے ہوئے گرفتاری کا حکم جاری کیا۔ کے پی اولی کے قریبی اور سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ان دونوں رہنماؤں کے خلاف کارروائی اس لیے کی گئی کیونکہ گزشتہ سال تحریک کے دوران طلبہ کی ہلاکت ہوئی تھی اور اس واقعے میں انہیں ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ بالیندر شاہ کی صدارت میں کابینہ کی پہلی میٹنگ میں تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر گرفتاری کا حکم دیا گیا۔ اس رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ نہتے طلبہ پر گولیاں چلائی گئیں، جس کے باعث کئی افراد کی جان گئی۔ حکومت نے زور دے کر کہا کہ ایسے معاملات میں جوابدہی طے کرنا بے حد ضروری ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں نیپال پولیس، مسلح پولیس فورس اور بعض افسران پر بھی سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں، لیکن فی الحال سکیورٹی فورسز کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ حکومت نے ابھی صرف اعلیٰ سیاسی رہنماؤں کے خلاف ہی قدم اٹھایا ہے۔

حضرت خضر: پراسراریت میں لپٹی شخصیت جن کا قرآن اور مذہبی روایات میں درج قصہ ظاہر اور حقیقت میں فرق بتاتا ہے

وقار مصطفیٰ

دو دریاؤں کے ملنے کی جس جگہ، بُھنی ہوئی مچھلی نے زندہ ہو کر پانی کا رُخ کیا وہیں بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ نے، اسلام کی مقدس کتاب قرآن کے مطابق 'ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے خاص اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے اُس کو ایک خاص علم عطا فرمایا تھا۔' قرآن میں اس 'بندے' کا نام ظاہر نہیں کیا گیا اور اُن کی صرف صفات اور اُللہ کے حکم سے کیے گئے کاموں کا بیان ہے۔ البتہ پیغمبر اسلام کی احادیث اور دیگر اسلامی روایات میں اُن کا نام 'خضر' بتایا گیا۔ اسی طرح حضرت خضر کا نام یہودی اور مسیحی مقدس کتابوں (تورات اور انجیل) میں بھی درج نہیں لیکن متوازی روایات اور مختلف تشریحات انھیں بعض تاریخی اور مذہبی شخصیات سے جوڑتی ہیں۔ اُن کا سب سے زیادہ ذکر یہودی تفسیری روایات (تلمود اور مِدرَش)، مسیحی روایات اور تصوفانہ ادب میں پایا جاتا ہے۔ 'تلمود' میں ایک خفیہ اور روحانی ہستی کا ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ بعض یہودی روایات میں انھیں ایلیاہ (الیاس) نبی یا ایک طاقتور فرشتے 'متاترون' کے مشابہ قرار دیا گیا۔ یہودی تفسیری روایت 'مدرَش' میں ایک ایسے 'نیک شخص' کا ذکر ہے جو دریا کے کنارے رہتا تھا اور خفیہ طور پر مسافروں کی مدد کرتا تھا۔ اسی طرح مسیحی روایات میں 'خیر کے محافظ اور ظالموں کے خلاف کھڑے ہونے والے' سینٹ جارج کو بھی بعض اوقات حضرت خضر سے جوڑا گیا۔ قرآن میں حضرت خضر کا تذکرہ مشرکین مکہ کے سوالات کے جواب میں نازل ہونے والی سورہ الکہف میں ملتا ہے۔ اِن سوالات کے ذریعے مشرکین مکہ نے پیغمبر اسلام سے حضرت خضر کے علاوہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے قصوں کی حقیقت کا پوچھا تھا۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی کی لکھی تفسیر 'تفہیم القرآن' کے مطابق 'پیغمبر اسلام کے امتحان کی غرض سے پوچھے گئے یہ تینوں قصے عیسائیوں اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق تھے۔ حجاز میں ان کا کوئی چرچا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے اِن سوالات کا پورا جواب دیا اور تینوں قصوں کو اس صورتحال پر چسپاں بھی کر دیا جو اُس وقت مکہ میں کفر و اسلام کے درمیان درپیش تھی۔' قرآن کی اسی تفسیر میں مودودی لکھتے ہیں کہ 'نبوت کے اعلان کے بعد پانچویں سال سے شروع ہو کر اگلے پانچ سال تک چلے اس دور میں قریش نے ایسا ظلم وستم اور معاشی دباؤ روا رکھا تھا کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو ملک چھوڑ کر حبش کی طرف نکل جانا پڑا اور باقی مسلمانوں کو اور ان کے ساتھ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کو شعب اِبی طالب نامی گھاٹی میں محصور کر کے ان کا معاشی اور معاشرتی مقاطعہ (بائیکاٹ) کر دیا گیا۔' تاہم اس دور میں ابوطالب اور اُم طالب اور اُم المومنین حضرت خدیجہ کے ذاتی اثر کی وجہ سے قریش کے دو بڑے خاندان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ نبوت کے دسویں سال میں اُن کی آنکھیں بند ہوتے ہی مسلمانوں پر مکے کی زندگی تنگ کر دی گئی یہاں تک کہ آخر کار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام مسلمانوں کو مکہ سے نکل جانا پڑا۔'

سورہ الکہف میں بیان اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج کے حوالے سے ذوالقرنین کے قصے تو آپ پڑھ چکے اور یہ بھی جان چکے ہیں کہ یہودیت اور مسیحیت کی تعلیمات اور روایات میں یہ کیسے بیان کیے گئے ہیں۔ آج باری ہے حضرت خضر کے قصے کی۔ قرآن کی سورہ الکہف میں ہے کہ حضرت موسیٰ اور 'ہمارے بندوں میں سے ایک بندے' یعنی حضرت خضر 'مجمع البحرین' پر ملے۔ دو دریاؤں کے ملنے کی یہ جگہ مفسرین کے مطابق 'وہی ہو سکتی ہے جہاں موجودہ شہر خرطوم کے قریب دریائے نیل کی دو بڑی شاخیں البحر الابیض اور البحر الازرق آ کر ملتی ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ کی پوری زندگی جن علاقوں میں گزری، اُن میں اِس ایک مقام کے سوا کوئی مجمع البحرین نہیں پایا جاتا۔' قرآن میں ہے کہ 'ملاقات کے وقت موسیٰ نے اُن سے درخواست کی کہ آپ مجھے اجازت دیں تو میں اِس شرط پر آپ کے ساتھ رہوں کہ جو علم آپ کو عطا ہوا، آپ اُس میں سے کچھ مجھے بھی سکھائیں گے؟' اُس نے جواب دیا: تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے اور جو چیز تمھارے دائرۂ علم سے باہر ہو گی آخر تم اُس پر صبر کر بھی کس طرح سکتے ہو؟' موسیٰ نے کہا: اِنشااللہ، آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اُس نے کہا کہ 'اچھا، اگر تم میرے ساتھ چلتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کا تم سے ذکر نہ کروں۔' قرآن سے علم ہوتا ہے کہ اکٹھے چلتے ہوئے حضرت خضر ایک کشتی کو عیب دار، ایک لڑکے کو قتل لیکن ایک غیر مہمان نواز بستی میں، جہاں اِن دونوں کو کھانا بھی نہیں ملتا، بلا معاوضہ ایک دیوار کو ٹھیک کر دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ ہر مقام پر اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا یا کیا گیا۔' آخر کار، سورہ الکہف کے مطابق، 'اُس (حضرت خضر) نے کہا کہ اب یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ میں ابھی اُن باتوں کی حقیقت تمھیں بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکے ہو۔' قرآن کے مطابق، حضرت خضر حضرت موسیٰ کو بتاتے ہیں کہ 'اُس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ سو میں نے چاہا کہ اُسے عیب دار کر دوں، (اِس لیے کہ) اُن کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو (کسی جنگی مہم کے لیے) زبردستی چھین رہا تھا۔' رہا لڑکا تو اُس کے ماں باپ دونوں ایمان والے تھے۔ سو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ (بڑا ہو کر) اپنی سرکشی اور کفر سے اُن کو تنگ نہ کرے۔ سو ہم نے چاہا کہ اُن کا پروردگار اُنھیں اِس کی جگہ ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں اِس سے بہتر اور شفقت و محبت میں اِس سے بڑھ کر ہو۔' اور دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی۔ اُس کے نیچے اُن کا دفینہ (زمین میں دبایا گیا خزانہ) تھا اور اُن کا

باپ ایک نیک آدمی تھا۔ (یہ دفینہ اُسی نے رکھا تھا) سو تیرے پروردگار نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا دفینہ خود نکالیں۔' یہ تیرے پروردگار کی عنایت سے ہوا۔ اور یہ جو کچھ میں نے کیا، اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ ہے اُن باتوں کی حقیقت جن پر تم صبر نہیں کر سکے ہو۔'

تفہیم القرآن کے مطابق 'اس کی کوئی وضاحت قرآن میں نہیں کی گئی تاہم مفسرین کا قیاس یہ ہے کہ اس واقعہ کا تعلق اُس دور سے ہے جب مصر میں بنی اسرائیل پر فرعون کے مظالم کا سلسلہ جاری تھا اور سرداران قریش کی طرح فرعون اور اس کے درباری بھی عذاب میں تاخیر دیکھ کر یہ سمجھ رہے تھے کہ اوپر کوئی نہیں جو اُن سے باز پرس کرنے والا ہو اور مکے کے مظلوم مسلمانوں کی طرح مصر کے مظلوم مسلمان بھی بے چین ہو ہو کر پوچھ رہے تھے کہ خدایا ان ظالموں پر انعامات کی اور ہم پر مصائب کی یہ بارش کب تک؟' بائبل اس واقعے کے باب میں بالکل خاموش ہے۔ البتہ تلمود میں اس کا ذکر موجود ہے مگر وہ اسے حضرت موسیٰ کی بجائے ربّی یہوحانان بن لاوی کی طرف منسوب کرتی ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ ربی مذکور کا یہ واقعہ حضرت الیاس کے ساتھ پیش آیا تھا جو دنیا سے زندہ اٹھائے جانے کے بعد فرشتوں میں شامل کر لیے گئے اور دنیا کے انتظام پر مامور ہیں۔'

احادیث میں حضرت اُبَیّ بن کعب کی یہ روایت موجود ہے کہ خود پیغمبر اسلام نے اس قصے کی تشریح کرتے ہوئے موسیٰ سے مراد بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ کو بتایا۔ اور جن سے اُن کی ملاقات ہوئی اُن کا نام تمام احادیث میں خضر بتایا گیا۔ ویسے بھی حضرت الیاس حضرت موسیٰ کے کئی سو برس بعد پیدا ہوئے ہیں۔ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک حضرت موسیٰ کے ساتھ جانے والے ان کے خادم کا نام بھی قرآن میں نہیں بتایا گیا۔ البتہ بعض روایات میں ذکر ہے کہ وہ حضرت یوشع بن نون تھے، جو بعد میں حضرت موسیٰ کے خلیفہ ہوئے۔

مودودی لکھتے ہیں کہ اس قصے میں ایک بڑی پیچیدگی ہے جسے رفع کرنا ضروری ہے۔ 'حضرت خضر نے جو تین کام کیے اُن میں سے تیسرا کام تو خیر شریعت سے نہیں ٹکراتا مگر کوئی شریعت بھی کسی انسان کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی کی چیز کو خراب یا عیب دار کر دے اور کسی متنفس (جاندار) کو بے قصور قتل کر ڈالے۔ اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کے ان تکوینی (نظامِ قدرت سے متعلق) احکام سے مشابہت رکھتے ہیں جن کے تحت دنیا میں ہر آن کوئی بیمار ڈالا جاتا ہے اور کوئی تندرست کیا جاتا ہے، کسی کو موت دی جاتی ہے اور کسی کو زندگی سے نوازا جاتا ہے، کسی کو تباہ کیا جاتا ہے اور کسی پر نعمتیں نازل کی جاتی ہیں۔' اب اگر یہ تکوینی احکام ہیں تو اُن کے مخاطب صرف فرشتے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ذاتی اختیار کے بغیر صرف اوامر الٰہیہ (اللہ کے احکام) کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ انسان احکام شرعیہ کا مکلف (پابند) ہے اور اصول شریعت میں کہیں یہ گنجائش نہیں پائی جاتی کہ کسی انسان کے لیے محض اس بنا پر احکام شرعیہ میں سے کسی حکم کی خلاف ورزی جائز ہو کہ اسے بذریعہ الہام اِس کا حکم ملا اور بذریعہ علم غیب اس خلاف ورزی کی مصلحت بتائی گئی۔' اس بات پر نہ صرف تمام علمائے شریعت متفق ہیں بلکہ اکابر صوفیا بھی بالاتفاق یہی بات کہتے ہیں۔

چنانچہ علامہ آلوسی نے تفصیل کے ساتھ عبد الوہاب شعرانی، محی الدین ابن عربی، مجدد الف ثانی، شیخ عبد القادر جیلانی، جنید بغدادی، سَری سقطی، ابوالحسین النوری، ابوسعید الخراز، ابوالعباس احمد الدینوری اور امام غزالی کے اقوال نقل کر کے یہ ثابت کیا کہ اہل تصوف کے نزدیک بھی کسی ایسے الہام پر عمل کرنا خود صاحب اِلہام تک کے لیے جائز نہیں جو نص (حکم) شرعی کے خلاف ہو۔' اس کے بعد ہمارے لیے اس پیچیدگی کو فرو (دور) کرنے کی صرف یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہم خضر کو فرشتوں میں سے، یا اللہ کی کسی اور ایسی مخلوق میں سے سمجھیں جو شرائع کی مکلف (پابند) نہیں بلکہ کارگاہ مشیت (خدا تعالیٰ کی مرضی اور خواہش) کی کارکن ہے۔ متقدمین (پہلے زمانے کے لوگ) میں سے بھی بعض لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے جسے ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں (مفسر، محدث اور فقہ شافعی کے عالم) ماوردی کے حوالہ سے نقل کیا۔' مشرق وسطیٰ میں اور کئی دیگر جگہوں پر بہت سے مسلمان اور مسیحی ایک ہی مقام پر حضرت خضر اور حضرت الیاس یا حضرت خضر اور سینٹ جارج کی یاد مناتے ہیں۔ 'انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا' کے لیے نوح ٹیش کی تحقیق کے مطابق انڈیا اور پاکستان میں حضرت خضر کو خواجہ خضر سمجھا جاتا ہے جو سمندر اور دریا کے مسافروں کے محافظ کے طور پر مشہور ہیں۔ صوفیا میں حضرت خضر کو ولیوں اور روحانی بزرگوں سے جوڑا گیا۔ ان بحثوں سے بچتے ہوئے کہ حضرت خضر انسان تھے اور نبی تھے یا فرشتہ، وہ زندہ ہیں یا نہیں، اور اُن کی عمر کتنی تھی یا ہے، قرآن میں قصہ خضر و موسیٰ کے بیان کا مقصد دیکھتے ہیں۔ تفہیم القرآن میں ہے کہ 'قصہ خضر و موسیٰ کفار کے سوالات کا جواب بھی تھا اور مومنین کے لیے سامان تسلی بھی کہ اللہ کی مشیت کا کارخانہ جن مصلحتوں پر چل رہا ہے وہ چونکہ تمہاری نظر سے پوشیدہ (چھپی ہوئی) ہیں اس لیے تم بات بات پر حیران ہوتے ہو کہ یہ کیوں ہوا؟ یہ کیا ہو گیا؟ یہ تو بڑا غضب ہوا!' حالانکہ اگر پردہ اُٹھا دیا جائے تو پتا چلے کہ بظاہر جس چیز میں برائی نظر آتی ہے آخر کار وہ بھی کسی نتیجہ خیر (اچھے نتیجے) ہی کے لیے ہوتی ہے۔' اللہ کی قدرت کی یہ نشانی تمام تر مشکلات کے بعد بنی اسرائیل نے بھی عروج پا کر دیکھ لی اور کئی سال ظلم وستم سہنے کے بعد فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں نے بھی۔

(بی بی سی اردو)

کیا واقعی تناؤ آپ کی جلد کو متاثر کر سکتا ہے؟

کیا آپ کو گھر بدلنے کے بعد اچانک مہاسے نکل آئے؟ یا بریک اپ کے دوران ایگزیما اچانک بڑھ گیا؟ یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ (خیال رہے ایگزیما ایک طبی حالت ہے جس میں جلد پر سوجن، خارش، سرخی، خشک پن اور کبھی کبھی چھالے یا چھلکنے جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں) یہ بات طویل عرصے سے تسلیم کی جاتی رہی ہے کہ تناؤ ہماری جلد پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن پچھلے چند دہائیوں میں تحقیق نے دماغ اور جلد کے اس تعلق کو گہرائی سے سمجھا ہے، جس سے تناؤ اور جلد کی بیماریوں کے درمیان تعلق کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تناؤ جلد پر کئی منفی اثرات ڈال سکتا ہے، جیسے مہاسوں کا بڑھ جانا، جلد کا خشک اور حساس ہونا، انفیکشن کے خطرے میں اضافہ اور ایگزیما، سوراَئسس جیسی بیماریوں کی شدت میں اضافہ شامل ہے۔ لندن میں مقیم سائیکوڈرمیٹولوجسٹ ڈاکٹر عالیہ احمد کہتی ہیں، 'آپ کی جلد جسمانی اور جذباتی دونوں طرح کے تناؤ سے متاثر ہوتی ہے۔' سائیکوڈرمٹولوجی ایک نیا ابھرتا ہوا شعبہ ہے جو دماغ اور جلد کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔ ڈاکٹر عالیہ نہ صرف اپنے مریضوں کی جسمانی علامات بلکہ ان کی ذہنی حالت کا بھی جائزہ لیتی ہیں۔ وہ ایسے سوالات پوچھتی ہیں جیسے: موڈ، وہ کتنی بار فکرمند یا رونا محسوس کرتے ہیں، نیند کے انداز اور خوراک اور ورزش کے متعلق وغیرہ۔ ڈاکٹر احمد کہتی ہیں جلد کے ماہرین اکثر جاسوسوں کی طرح محسوس کرتے ہیں۔' دماغ اور جلد دونوں ابتدائی جنینی مراحل میں ایک ہی قسم کی خلیات سے تیار ہوتے ہیں، اسی لیے یہ دونوں گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب ہم تناؤ محسوس کرتے ہیں، تو دماغ ایک سلسلہ شروع کرتا ہے جس سے کورٹیسول اور ایڈرینالین جیسے ہارمون خون میں خارج ہوتے ہیں۔ چھوٹی مقدار میں یہ 'فائٹ اور فلائٹ' کا ردعمل پیدا کرتے ہیں جو ہمیں زیادہ چوکس اور فعال بناتا ہے۔ لیکن جب یہ زیادہ ہو جاتے ہیں، تو یہ ہارمون سوزش بڑھاتے ہیں، جس سے سوزشی جلدی بیماریوں کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ یہ ہارمون جلد کی بیرونی حفاظتی تہہ کو بھی کمزور کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً نمی جلد سے باہر نکل جاتی ہے اور پولن، خوشبو وغیرہ جیسے محرکات اندر داخل ہو جاتے ہیں، جس سے جلد خشک اور حساس ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی، تناؤ جلد میں اینٹی مائیکروبیل پیپٹائیڈز یعنی وہ چھوٹے ذرّات جو بیکٹیریا اور وائرس کو مارنے کا کام کرتے ہیں، کی پیداوار کو کم کر دیتا ہے، جس سے انفیکشن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ کچھ مطالعات میں یہ بھی پایا گیا ہے کہ تناؤ مہاسوں کو بڑھا سکتا ہے کیونکہ یہ جلد کا تیل یعنی سیبم زیادہ پیدا کرتا ہے، جو مسام کو بند کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر احمد کہتی ہیں کہ تناؤ نیند خراب کر دیتا ہے، اور جب اچھی نیند نہیں آتی تو جلد اپنی مرمت اور تحفظ کی صلاحیت کھو دیتی ہے۔

تناؤ جلد کے خلیات کو ہسٹامین جیسے کیمیائی مادے خارج کرنے پر اُکساتا ہے، جس سے خارش ہوتی ہے۔ ڈاکٹر احمد کہتی ہیں، 'خارش ہوتی ہے، آپ کھجلاتے ہیں، جلد مزید خراب ہوتی ہے، پھر اور زیادہ خارش ہوتی ہے۔ پھر آپ خود سے پریشان ہو جاتے ہیں کہ میں کھجلا کیوں نہیں روک پا رہا۔ اس سے تناؤ بڑھتا ہے، جو پھر خارش کو اور بڑھا دیتا ہے۔' جلد کے مسائل خود بھی تناؤ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایگزیما میں خارش کی وجہ سے نیند نہیں آتی، لوگ تبصرے کرتے ہیں، آپ اداس ہو جاتے ہیں اور تناؤ بڑھنے سے مسئلہ مزید بڑھ جاتا ہے، اور یہی چکر چلتا رہتا ہے۔ لیکن کیا تناؤ کم کرنے سے فائدہ ہوتا ہے؟ ییل یونیورسٹی کی پروفیسر راجیتا سنہا کہتی ہیں، 'تناؤ اس وقت نقصان دہ ہو جاتا ہے جب ہمیں لگنے لگے کہ ہم اسے قابو نہیں کر سکتے۔' ایسی صورتحال میں سر درد، معدے کے مسائل، بھولنا، چڑچڑاپن یا نیند نہ آنا جیسے علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ وہ مشورہ دیتی ہیں کہ مدد لیں اور زیادہ ورزش کریں۔ باقاعدہ ورزش کورٹیسول کی سطح کو نارمل رکھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ سخت ورزش تناؤ کے دوران کورٹیسول میں اضافے کو بھی قابو میں رکھ سکتی ہے۔ پروفیسر سنہا مائنڈفلنس میڈیٹیشن کی بھی تجویز دیتی ہیں۔ باقاعدہ مشق سے دماغ کا پری فرنٹل کارٹیکس مضبوط ہوتا ہے، جو سوچ سمجھ اور فیصلے کرنے کے لیے ذمہ دار ہے۔ کچھ مطالعات میں مائنڈفلنس تھراپی سے سوراَئسس جیسے امراض میں جلد کی حالت اور زندگی کے معیار دونوں میں بہتری دیکھی گئی ہے۔

ڈاکٹر احمد اپنے مریضوں کو مشورہ دیتی ہیں کہ وہ مختلف طریقے آزمائیں تاکہ انھیں معلوم ہو کہ ان کے لیے کون سا سب سے مؤثر ہے۔ یہ طریقے مثلاً سونے سے پہلے بستر پر آرام دہ ورزش، فعال لوگوں کے لیے واکنگ میڈیٹیشن، یا زیادہ سوچنے والے افراد کے لیے گراؤنڈنگ تکنیک ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ خبردار کرتی ہیں کہ اصل میں آرام کرنا اتنا آسان نہیں جتنا لگتا ہے۔ ڈاکٹر احمد کہتی ہیں، 'میری کلینک میں بہت سے ہائی پرفارمنس لوگ آتے ہیں، چاہے دفتر کا کام ہو یا گھر پر بچوں یا بزرگ والدین کی دیکھ بھال۔' وہ بتاتی ہیں کہ یہ لوگ جم جاتے ہیں یا روز واک کرتے ہیں، لیکن جب میں پوچھتی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سرگرمیوں کے دوران بھی اپنے کام کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر احمد کہتی ہیں، 'ان سرگرمیوں کے دوران آپ کا دماغ بھی آرام کرے، یہ ضروری ہے۔' ڈاکٹر احمد آگے کہتی ہیں کہ تناؤ کم کرنے کے ساتھ ساتھ جلد کو 'چھوٹی چھوٹی ہر چیز' کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے صحیح سکن کیئر، ضروری ادویات، اچھا کھانا، اچھی نیند، اور صحت مند طرزِ زندگی۔ اسے طویل عرصے تک جاری رکھنا ضروری ہے، تب ہی جلد میں مسلسل بہتری آتی ہے۔ پھر آپ خود ہی سمجھنے لگتے ہیں کہ آپ کی جلد کے مسائل کے اصل محرکات کیا ہیں۔ سائیکوڈرمیٹولوجی کا مجموعی نقطہ نظر صرف جلد ہی نہیں، بلکہ دماغ کو بھی بہتر بناتا ہے۔ ڈاکٹر احمد بتاتی ہیں، 'میں نہ صرف اپنے مریضوں کی جلد میں بہتری دیکھتی ہوں، بلکہ وہ خود بھی بتاتے ہیں کہ ان کا دماغ بھی زیادہ پرسکون اور خوش محسوس کر رہا ہے۔'

(بی بی سی اردو)

امام احمد رضا خان: علم و عشق کا آفتاب اور چودھویں صدی کے مجددِ اعظم

تحریر: میر ناصر رضا مظہری
(ساکن تلنگا، حفنیہ، پورنیہ، بہار،)

۱۰ رشوال المکرم کی تاریخ تاریخِ اسلام میں اس عظیم ہستی کی ولادت کا دن ہے جس نے مرجھائے ہوئے ایمانوں کو تازہ کیا اور بھٹکے ہوئے آہوؤں کو سوئے حرم کا راستہ دکھایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کی ذات وہ ہمہ جہت عبقری شخصیت ہے جس نے علم و دانش کی دنیا میں وہ چراغ روشن کیے جن کی لو آج بھی پہلے سے زیادہ تیز ہے۔ اعلیٰ حضرت کی علمی جلالت کا اعتراف صرف اپنوں نے نہیں بلکہ بیگانوں نے بھی کیا۔ آپ نے 54 سے زائد علوم وفنون پر قلم اٹھایا۔ آپ کی لسانی مہارت کا یہ عالم تھا کہ آپ اردو، فارسی اور عربی کے بلا شرکتِ غیرے امام تھے۔ آپ کی عربی تصانیف، جیسے "الدولۃ المکیہ"، کو دیکھ کر علمائے حجاز دنگ رہ گئے کہ ایک عجمی شخص کے قلم میں حجاز کی فصاحت و بلاغت کیسے سمٹ آئی۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں بغیر کسی لائبریری اور ماٰخذ کے، محض چند گھنٹوں میں علمِ غیبِ مصطفیٰ ﷺ پر ایسی کتاب لکھی جس نے عرب وعجم کے علماء کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

سائنسی و ریاضیاتی ابحاث: ایک حیرت انگیز پہلو: اعلیٰ حضرت صرف ایک فقیہ نہیں بلکہ ایک عظیم سائنسدان اور ریاضی دان بھی تھے۔

ردِ حرکتِ زمین: جب دنیا نیوٹن اور گلیلیو کے نظریات کے زیرِ اثر تھی، اعلیٰ حضرت نے اپنی معرکہ آرا کتاب "فوزِ مبین" میں 105 سائنسی و عقلی دلائل سے زمین کے ساکن ہونے کو ثابت کیا۔ آپ نے فزکس اور ریاضی کے ایسے فارمولے استعمال کیے جنہیں آج کے دور کا "سپر کمپیوٹر" بھی تسلیم کرتا ہے۔

معاشی بصیرت: جب کاغذی کرنسی (Note) کا رواج نیا تھا، تو آپ نے "کفل الفقیہ الفاہم" لکھ کر اسلامی معاشیات کی وہ بنیاد رکھی جو آج کے بینکنگ سسٹم کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ نے ثابت کیا کہ نوٹ پر زکوٰۃ فرض ہے، جبکہ اس وقت کے بڑے بڑے علماء اس پر حیران تھے۔

ناموسِ رسالت ﷺ کی حفاظت اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ: اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی کا مرکز ومحور "ناموسِ رسالت" تھا۔ آپ کا نظریہ واضح تھا کہ اگر ایمان کی جڑ یعنی "عشقِ رسول" سلامت ہے تو سب کچھ سلامت ہے۔ آپ نے وہابی، قادیانی اور نیچری فتنوں کے خلاف ایک آہنی دیوار بن کر کام کیا۔ آپ نے اپنی تحریروں سے ثابت کیا کہ بارگاہِ رسالت میں ادنیٰ سی توہین کفر کی سرحد تک لے جاتی ہے۔ آپ کا کلام حدائق بخشش محض شاعری نہیں بلکہ معرفت کا وہ سمندر ہے جس کا ہر قطرہ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔ آپ کا سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" آج دنیا بھر میں اہل سنت کی پہچان بن چکا ہے۔

دیارِ مدینہ سے والہانہ محبت اور آخرت کی فکر: اعلیٰ حضرت کا جسم بریلی میں تھا لیکن روح مدینہ منورہ میں مقیم رہتی تھی۔ آپ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ادب کا یہ عالم تھا کہ ننگے پاؤں گلیوں کی خاک چومتے۔ آپ نے سکھایا کہ مدینہ صرف ایک شہر نہیں، بلکہ مومن کی منزل ہے۔ اتنے بڑے علمی مرتبے کے باوجود آپ کی زندگی عجز و انکساری اور فکرِ آخرت کا نمونہ تھی۔ آپ کی آخری وصیتیں گواہ ہیں کہ آپ کو دم آخر بھی صرف سنتِ نبوی ﷺ کی پیروی اور اپنی امت کے ایمان کی فکر تھی۔

فیضانِ بریلی اور نسبتِ رضا: بریلی شریف محض ایک شہر نہیں، بلکہ عشق و ادب کی وہ یونیورسٹی ہے جہاں سے "فضلاء فارغ التحصیل ہو کر دنیا بھر میں علم کی شمع روشن کر رہے ہیں۔ بریلی شریف وہ مبارک بارگاہ ہے جہاں کتابوں کے ساتھ ساتھ "صاحبِ کتاب" کی نسبت کا وہ فیضان ملتا ہے جو ایک عالم کو "مبلغِ اسلام" اور "محبِ رسول" بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ میرا تجربہ ہے، بریلی میں پڑھائی سے زیادہ اعلیٰ حضرت کا وہ روحانی فیضان کام کرتا ہے جو سینوں کو منور کر دیتا ہے۔

کلامِ رضا: عشق کا نچوڑ: اعلیٰ حضرت نے اپنی پوری زندگی جس مشن کے لیے وقف کی، اس کا خلاصہ ان کے اس شہرہ آفاق بند میں پنہاں ہے، جو ہر سنی مسلمان کے دل کی دھڑکن ہے: اصالتِ کُل، امامتِ کُل، سیادتِ کُل، امارتِ کُل، حکومتِ کُل، ولایتِ کُل، خدا کے یہاں تمہارے لئے، اور مخالفین ناموسِ رسالت کے لیے آپ کا یہ دوٹوک چیلنج آج بھی فضاؤں میں گونج رہا ہے: کروں مدحِ اہلِ دول رضا، پڑے اس بلا میں میری بلا، میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارہ ناں نہیں، امام احمد رضا خان کی زندگی علم، عشق، استقامت اور اتباعِ سنت کا حسین سنگم تھی۔ وہ بیسویں صدی کے وہ مجدد تھے جنہوں نے آنے والی صدیوں کے لیے ایمان کی شمع روشن کر دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسلکِ اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔

گلگت مشرقی پاکستان کی نسل کشی سے کیا سیکھ سکتا ہے؟

واشنگٹن۔ 28 رمارچ۔ ایم این این۔ ہر سال 23 مارچ کو پاکستان یوم جمہوریہ مناتا ہے، جب 1956 میں اس نے خود کو ایک خود مختار ریاست قرار دیا تھا۔ اسی ہفتے 25 مارچ کو بنگلہ دیش "مشرقی پاکستان نسل کشی دن" مناتا ہے، تاکہ دنیا کو 1971 میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں ہونے والے مظالم کی یاد دلائی جا سکے۔ اس سال بنگلہ دیش کی قیادت نے ایک بار پھر 1971 کے واقعات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ "آپریشن سرچ لائٹ" کے تحت ایک منظم اور پہلے سے منصوبہ بند قتل عام کیا گیا، جس میں اساتذہ، دانشوروں اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ کارروائی صرف ایک فوجی آپریشن نہیں تھی بلکہ ایک ایسی مہم تھی جس کا مقصد ایک پوری شناخت کو دبانا تھا۔ اس کے نتیجے میں ایک طویل نو ماہ کی جنگ شروع ہوئی، جس نے بالآخر پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور بنگلہ دیش ایک آزاد ریاست کے طور پر سامنے آیا۔ اس دوران بنگالی عوام نے شدید مظالم برداشت کیے۔ اندازوں کے مطابق لاکھوں افراد مارے گئے اور بڑی تعداد میں خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جو اس سانحے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب ریاستی طاقت عوام کے حقوق کو دبانے کے لیے استعمال ہوتی ہے، تو اس کے نتائج نہ صرف تباہ کن ہوتے ہیں بلکہ وہ ریاست کی بنیادوں کو بھی ہلا دیتے ہیں۔ مصنف اس تناظر میں گلگت بلتستان کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا وہاں کے لوگوں کو تاریخ کے اس سبق سے کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔

ورقِ تازہ

29 March 2026

اداریہ

آن لائن گیم کی لت میں تباہ ہوتا بچپن

انسانی تاریخ میں شاید ہی کسی ایجاد نے اتنی تیزی سے ہماری زندگیوں کو اپنے حصار میں لیا ہو جتنا کہ اسمارٹ فون نے۔ لیکن جب یہ ایجاد ایک لت بن کر معصوم جانوں کو نگلنے لگے تو خطرے کی گھنٹی بج جانی چاہیے۔ ایوان بالا میں پیش کیے گئے حالیہ ہوش ربا حقائق اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ موبائل فون کی اسکرین اب محض تفریح کا ذریعہ نہیں رہی، بلکہ ایک ایسی خاموش قاتل وبا بن چکی ہے جو ہر سال کم از کم 20 ہزار بچوں کو خودکشی جیسے انتہائی قدم کی طرف دھکیل رہی ہے۔ یہ محض ایک عددی ہندسہ نہیں ہے، بلکہ ان بیس ہزار خاندانوں کا نوحہ ہے جن کے روشن چراغ اس ڈیجیٹل لت کی تاریکی میں ہمیشہ کے لیے بجھ گئے۔ ہمیں یہ تلخ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ آج کے والدین اپنے بچوں کو گھر کی چار دیواری میں بٹھا کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محفوظ ہیں۔ یہ ہماری سب سے بڑی اور خطرناک خوش فہمی ہے۔ بچہ جب اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھ کر گھنٹوں اسکرین کو گھور رہا ہوتا ہے، تو وہ دراصل اس ورچوئل دنیا کے ان درندوں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے جو اس کی معصومیت کا سودا کرنے کے لیے گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ ڈیجیٹل اغوا کی ایک ایسی جدید قسم ہے جس میں جسم تو گھر پر موجود رہتا ہے، مگر ذہن کو ہزاروں میل دور قید کر لیا جاتا ہے۔ ترنمول کانگریس کے رہنما ڈیریک اوبرائن نے راجیہ سبھا میں جس صورتحال کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے، وہ معاشرے کے ہر فرد کی نیندیں اڑا دینے کے لیے کافی ہے۔ ان کا یہ انکشاف کہ ہمارے بچے اور نوجوان روزانہ کم از کم 8 گھنٹے موبائل فون پر گزار رہے ہیں، ہماری مجرمانہ غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر اس کا سالانہ تخمینہ لگایا جائے تو یہ 100 دنوں سے زیادہ بنتا ہے۔ ذرا تصور کیجیے، ہماری نئی نسل اپنی زندگی کا ایک تہائی حصہ محض ایک بے جان اسکرین کو اسکرول کرنے میں ضائع کر رہی ہے۔ یہ وقت ان کی جسمانی نشوونما، خواب دیکھنے اور سماجی رشتے استوار کرنے کا تھا، جسے ہم نے اپنے ہی ہاتھوں ڈیجیٹل کوڑے دان کی نذر کر دیا ہے۔

یہ لت بچوں کی نفسیات کو جس بے دردی سے کچل رہی ہے، وہ ایک الگ المیہ ہے۔ اسکرین کی نیلی روشنی راتوں کی نیندیں چھین رہی ہے، جس کے نتیجے میں بے چینی، ذہنی دباؤ اور مزاج میں چڑچڑا پن ہماری نسل نو کی پہچان بنتے جا رہے ہیں۔ جب دماغ کو مسلسل سستی تفریح کی خوراک ملتی ہے، تو سوچنے سمجھنے اور کچھ نیا تخلیق کرنے کی صلاحیت دم توڑ دیتی ہے۔ آج کا بچہ میدان میں گر کر گھٹنے چھیلنے کے بجائے، ورچوئل دنیا میں ملنے والی ناکامیوں پر سیدھا ڈپریشن اور خودکشی کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ اس بحران کا سب سے بھیانک چہرہ وہ آن لائن گیمز اور سٹے بازی کی ایپس ہیں، جنہوں نے تفریح کی آڑ میں بچوں کو جوئے کی کھائی میں دھکیل دیا ہے۔ کانگریس کے رہنما دیپیندر سنگھ ہڈا نے بالکل درست نشاندہی کی ہے کہ آج کل بچے محض کھیل نہیں رہے، بلکہ انہیں منظم سازش کے تحت جواری بنایا جا رہا ہے۔ "ایوی ایٹر" جیسے کھیلوں میں ورچوئل جہاز کے اڑنے کے ساتھ رقم دوگنی ہونے کا لالچ، دراصل ان کچے ذہنوں کو شارٹ کٹ سے امیر بننے کی ایک ایسی خطرناک دوڑ میں شامل کر رہا ہے جس کی منزل صرف تباہی ہے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ بچپن کی معصومیت سے جڑے روایتی کھیل، جیسے کہ لڈو، اب خالصتاً سٹے بازی کا اڈہ بن چکے ہیں۔ بچے چند پیسوں کی خاطر ان کھیلوں میں الجھتے ہیں اور جب ہارتے ہیں تو والدین کے بینک کھاتوں سے چوریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پکڑے جانے کا خوف اور جرم کا احساس اتنا شدید ہوتا ہے کہ اکثر نوعمر بچے والدین کا سامنا کرنے کے بجائے موت کو گلے لگانا زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔ کیا کوئی معاشرہ اس قدر بے حسی کا متحمل ہو سکتا ہے کہ اس کے بچے چند ڈیجیٹل سکوں کی خاطر اپنی جانیں گنوا دیں؟

اس ساری تباہی میں فیس بک اور انسٹاگرام جیسی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کا کردار انتہائی شرمناک ہے۔ یہ پلیٹ فارمز، جو خود کو رابطے کا ذریعہ بتاتے ہیں، دراصل ان سٹے بازی کی ایپس اور خطرناک گیمز کی کھلے عام تشہیر کر کے اپنا منافع کما رہے ہیں۔ اربوں ڈالر کی اس انڈسٹری کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ ان کے دکھائے گئے اشتہارات کسی گھر کا سکون برباد کر رہے ہیں۔ جب تک ان کارپوریٹ اداروں کو قانون کے شکنجے میں نہیں لایا جائے گا، یہ اپنے خونی کھیل سے باز نہیں آئیں گے۔ اسکرین کی دنیا میں سائبر بلنگ (Cyberbullying) کا عذاب ایک ایسا ناسور ہے جو کچی عمر کے ذہنوں کو خاموشی سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب اسکولوں میں ہونے والی غنڈہ گردی یا طعنہ زنی اسکول کے گیٹ تک محدود رہتی تھی، لیکن اب یہ عذاب موبائل فون کے ذریعے بچوں کے بیڈ روم تک پہنچ چکا ہے۔ آن لائن ہراسانی، کردار کشی اور ڈیٹا کی چوری نے بچوں کو ایک ایسے خوفناک جال میں جکڑ لیا ہے جہاں سے نکلنے کا راستہ انہیں سجھائی نہیں دیتا۔ دنیا کے 68 ممالک اس سنگین خطرے کو بھانپتے ہوئے اپنے اسکولوں میں موبائل فون پر مکمل پابندی عائد کر چکے ہیں۔ کئی ترقی یافتہ اقوام نے سوشل میڈیا اور آن لائن گیمنگ کمپنیوں کے خلاف سخت ترین قوانین متعارف کروائے ہیں۔ لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم آج بھی ایوانوں میں محض تقریریں کر کے اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔ ایک ایسا ملک جہاں نوجوانوں کی اکثریت ہو، وہاں اس ڈیجیٹل زہر کے خلاف کوئی ٹھوس ریاستی پالیسی کا نہ ہونا ایک قومی خودکشی کے مترادف ہے۔ تاہم، اس جنگ میں محض قوانین اور حکومت پر تکیہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہمارے معاشرتی رویوں اور والدین کے لیے بھی ایک کڑا امتحان ہے۔ ہمیں بچوں کو اسکرین کا متبادل فراہم کرنا ہوگا۔ انہیں کھیل کے میدانوں کی طرف واپس لانا ہوگا، کتابوں سے ان کا رشتہ دوبارہ جوڑنا ہوگا اور سب سے بڑھ کر، انہیں اپنا وقت دینا ہوگا۔ اگر ہم نے آج اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا، تو ہم ایک ایسی بیمار اور مفلوج نسل تیار کر رہے ہوں گے، جو جسمانی طور پر تو زندہ ہوگی، لیکن جس کی روح ان چمکتی ہوئی اسکرینوں میں ہمیشہ کے لیے دفن ہو چکی ہوگی۔ بیس ہزار معصوم جانوں کا خون ہم سے ایک فیصلہ کن قدم کا تقاضا کر رہا ہے، انتخاب ہمارا ہے کہ ہم بیداری کا راستہ چنتے ہیں یا خاموشی سے اگلی لاش گرنے کا انتظار کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
29 March 2026

ڈاکٹر عمار رضوی کی وزیرِ اعلیٰ سے متاثرہ خاندان کے لیے مالی امداد کی اپیل

لکھنؤ: ۲۸؍ مارچ (پریس ریلیز) مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے دوران سعودی عرب میں ہونے والے ایک میزائل حملے میں ضلع سیتاپور کی تحصیل محمود آباد کے گاؤں بگھائن کے رہائشی نوجوان روی گوپال ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کی میت 25 مارچ 2026 کو فلائی ناس کے ذریعے ریاض (سعودی عرب) سے وطن واپس لائی گئی، جس کے بعد گاؤں میں غم و افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ ذرائع کے مطابق روی گوپال سعودی عرب میں ایک پلاسٹک فیکٹری میں برسرِ روزگار تھے اور 18 مارچ 2026 کو ہونے والے میزائل حملے کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے واحد کفیل تھے، جس کے باعث ان کی موت کے بعد اہلِ خانہ کو شدید معاشی بحران کا سامنا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیرِ اعلیٰ اور آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی گاؤں بگھائن پہنچے اور سوگوار خاندان سے ملاقات کر کے اظہارِ تعزیت کیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں وزیرِ اعظم اور وزیرِ خارجہ کو مکتوب ارسال کر کے میت کو وطن واپس لانے کی اپیل کی تھی، جس کے نتیجے میں میت کی وطن واپسی ممکن ہو سکی۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے وزیرِ اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ سے مطالبہ کیا ہے کہ جب تک متاثرہ خاندان کو ملازمت گاہ کی جانب سے کوئی معاوضہ حاصل نہیں ہوتا، اس وقت تک وزیرِ اعلیٰ راحت فنڈ سے مناسب مالی امداد فراہم کی جائے تاکہ اہلِ خانہ کی کفالت کا بندوبست ہو سکے۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سکریٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

بغیر ثبوت الزامات سے گریز کیا جائے، دستیاب معلومات ایس آئی ٹی کو دی جائیں

سابقہ فیصلوں کی بھی جانچ ہونی چاہیے، سب کے لیے یکساں اصول ضروری: آنند پرانجپے

تھانے: ۲۸؍ مارچ:۔ وکاس لوانڈے کی تنقید پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے این سی پی کے ترجمان آنند پرانجپے نے کہا کہ کھرات معاملے میں حکومت کی جانب سے سنجیدہ اور سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں، اس لیے غیر مصدقہ الزامات کے بجائے ٹھوس شواہد کے ساتھ بات کی جانی چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس حساس معاملے کو سیاسی رنگ دینے کے بجائے اس کی غیر جانبدارانہ جانچ ضروری ہے۔ پرانجپے نے کہا کہ دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں خود اس بات کی تفصیل پیش کی ہے کہ ڈھونگی بابا اشوک کھرات کے خلاف مہایوتی حکومت کس طرح کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر داخلہ کی حیثیت سے وزیر اعلیٰ خود اس پورے معاملے کی نگرانی کر رہے ہیں اور جو بھی شخص براہ راست یا بالواسطہ طور پر کھرات کی مدد میں ملوث پایا جائے گا، اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے روپالی چاکنکر کے عہدے سے استعفیٰ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارٹی کا مؤقف بالکل واضح ہے کہ اس معاملے میں مکمل شفافیت کے ساتھ تحقیقات ہونی چاہیے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ ان کے مطابق، کسی بھی فرد کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا جائے گا۔ وکاس لوانڈے کے بیانات پر ردعمل دیتے ہوئے پرانجپے نے کہا کہ ابتدا ہی سے مسلسل الزامات عائد کیے جا رہے ہیں، جبکہ اب بعض سینئر لیڈروں کو شریک ملزم بنانے کے مطالبات بھی سامنے آئے ہیں، جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے بیانات سے عوام میں ابہام پیدا ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ذمہ داری کے ساتھ بات کی جائے۔ پرانجپے نے سابقہ حکومت کے دور کے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ جب آبی وسائل کا محکمہ مہاوکاس اگھاڑی حکومت کے پاس تھا، اس وقت ایک ٹرسٹ کو پانی کی فراہمی کا فیصلہ کن بنیادوں پر کیوں اور کس کے حکم سے کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں بعض سابق ذمہ داران کے کھرات کے ساتھ روابط کے حوالے سے تصاویر اور ملاقاتوں کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں، اس لیے اگر یکساں اصول اپنائے جائیں تو ان پہلوؤں کی بھی جانچ ہونی چاہیے۔ پرانجپے نے کہا کہ اگر کوئی بھی فرد واقعی شفافیت اور انصاف پر یقین رکھتا ہے تو اسے اپنے پاس موجود معلومات اور شواہد کو ایس آئی ٹی کے حوالے کرنا چاہیے تاکہ تحقیقات کو مضبوط بنایا جا سکے۔ ان کے مطابق سوشل میڈیا یا عوامی بیانات کے ذریعے الزامات لگانے کے بجائے قانونی عمل کو تقویت دینا زیادہ مؤثر طریقہ ہے۔ انہوں نے پارٹی کے اندرونی نظم و نسق پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تمام فیصلے منظم اور طے شدہ طریقہ کار کے تحت کیے جاتے ہیں اور قیادت کے تحت پارٹی مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن کے اندر قیادت کے حوالے سے ابہام پر بھی سوال اٹھایا اور کہا کہ مختلف بیانات سے یہ واضح نہیں ہو رہا کہ فیصلہ سازی کا مرکز کہاں ہے۔ پرانجپے نے سماجی کارکنوں اور دیگر متعلقہ افراد سے بھی اپیل کی کہ اگر ان کے پاس کھرات معاملے سے متعلق کوئی مستند معلومات یا شواہد موجود ہیں تو وہ انہیں تحقیقاتی اداروں کے سپرد کریں تاکہ حقائق سامنے آ سکیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت اس معاملے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرے گی اور تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مسلمانو! ربّانی بنو، رمضانی نہیں، رمضان کے بعد استقامت پر زور

نئی دہلی: ۲۸؍ مارچ (نمائندہ خصوصی):۔ مرکزی جمعیت علماء ہند کے ناظم، ڈاکٹر عزیر احمد قاسمی نے مسلمانوں کو رمضان المبارک کے بعد بھی عبادات پر قائم رہنے اور زندگی بھر اللہ سے تعلق مضبوط رکھنے کی تلقین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان صرف رمضان تک محدود نہ رہیں بلکہ مستقل مزاجی اختیار کریں۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک ایک عظیم مہینہ ہے جو بندے کے اعمال کا گواہ بن کر رخصت ہوتا ہے، مگر اس کا مقصد یہ نہیں کہ عبادات بھی اسی کے ساتھ ختم ہو جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کسی ایک مہینے تک محدود نہیں بلکہ پوری زندگی کا تقاضا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انسان کو آخری سانس تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا چاہیے۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ بعض افراد رمضان میں تو عبادت کا اہتمام کرتے ہیں مگر بعد میں غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر قاسمی نے کہا کہ نماز، قرآن اور دعا کے ساتھ جو تعلق رمضان میں قائم ہوتا ہے، اسے برقرار رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے فرمان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو مستقل کیا جائے، چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے مسلمانوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی نمازوں کی پابندی کریں، نوافل اور سنتوں کا اہتمام کریں، قرآن کریم کی تلاوت جاری رکھیں اور دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ ساتھ ہی انہوں نے اخلاقی اصلاح پر زور دیتے ہوئے کہا کہ زبان کو غیبت سے، نگاہوں کو حرام سے اور دل کو حسد، تکبر اور ریاکاری سے محفوظ رکھا جائے۔ خطاب میں انہوں نے مسنون روزوں، خصوصاً پیر و جمعرات اور ہر مہینے کے تین دن کے روزوں کی اہمیت بھی بیان کی، اور شوال کے چھ روزوں کو پورے سال کے روزوں کے برابر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عید محض ظاہری خوشی کا نام نہیں بلکہ اصل کامیابی اس شخص کی ہے جس کی عبادتوں میں اضافہ ہو اور جس کے گناہ معاف ہو جائیں۔ آخر میں انہوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ فقراء و مساکین کی مدد کریں، صدقات دیں، رشتہ داریوں کو جوڑیں اور معاشرے میں بھلائی کو فروغ دیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو استقامت عطا فرمائے اور انہیں دین پر قائم رکھے۔ ڈاکٹر عزیر احمد قاسمی کے اس خطاب میں مسلمانوں کے لیے واضح پیغام دیا گیا ہے کہ رمضان کے بعد بھی نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور مستقل عبادت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

گوونڈی میں جمعیۃ کی طرف سے راشن کٹس کی تقسیم بحسن وخوبی انجام پائی

ممبئی 28؍مارچ :۔ جمعیۃ علماء گوونڈی کی جانب سے پچھلے کئی سالوں کی طرح اس سال بھی ایک منظم اور وسیع پیمانے پر رفاہی مہم کے تحت غریب، مستحق، بیواؤں اور ضرورت مند خاندانوں میں رمضان راشن کیٹس کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سلسلہ رمضان المبارک کے آغاز سے لے کر آخری ایام تک جاری رہا، جس کا مقصد مستحق افراد کے گھروں تک سحر و افطار کی بنیادی ضروریات باعزت طریقے سے پہنچانا تھا۔ مزید برآں، 50 راشن کیٹس علماء کرام کے لیے بھی عطیہ کی رقم سے فراہم کی گئیں، تاکہ دینی خدمات انجام دینے والے حضرات کو بھی قدرے سہولت ہو جائے۔ اس سال مجموعی طور پر تقریباً 380 راشن کیٹس تقسیم کی گئیں، جن میں غریب اور مستحق خاندانوں میں منصوبہ بند، منظم طریقہ پر پہنچائے گئے۔ ہر راشن کٹ کو اس انداز سے تیار کیا گیا کہ وہ ایک خاندان کی بنیادی غذائی ضروریات کو پورے رمضان کے دوران کسی حد تک سہارا فراہم کر سکے۔ راشن کٹ کی معیاری ساخت درج ذیل رہی: ہر کٹ میں روزمرہ استعمال کی ضروری اشیاء کو متوازن مقدار میں شامل کیا گیا، جن میں 10 کلو چاول، 5 کلو آٹا، 2 کلو چنا، 1 کلو مٹر، 1-1 کلو تور دال اور مسور دال، 2 لیٹر ریفائنڈ آئل، 2 کلو شکر، 250 گرام چائے پتی، 100-100 گرام مرچ پاؤڈر، ہلدی اور دھنیا پاؤڈر، 1 پیکٹ سویاں، 1 کلو نمک، 1 کلو بیسن اور 1 کلو کھجور شامل رہی۔ ان اشیاء کا انتخاب خاص طور پر رمضان المبارک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا، تاکہ مستحق خاندانوں کو سحر و افطار کے لیے مکمل سہولت فراہم ہو سکے۔ اس مکمل مہم کی نگرانی اور قیادت مولانا صدرِ عالم قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء گوونڈی) نے انجام دی۔ ان کی مؤثر قیادت، باریک بینی سے نگرانی اور مسلسل محنت نے اس مہم کو ایک کامیاب اور مثالی خدمت میں تبدیل کر دیا۔ منصوبہ بندی سے لے کر تقسیم کے آخری مرحلے تک ان کی ذاتی دلچسپی اور نگرانی اس بات کی ضامن رہی کہ امداد حقیقی مستحقین تک ہی پہنچے۔ اس کارِ خیر میں دیگر معزز ذمہ داران اور کارکنان نے بھی بھرپور تعاون پیش کیا جن میں، حافظ شمس الحق (صدر جمعیۃ علماء گوونڈی)، مولانا اسید (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کرلی زون)، حاجی نعیم، مولانا اشفاق (امام مسجد عائشہ صدیقہ)، مولانا محسن علی خان (سابق صدر جمعیۃ علماء گوونڈی) اور یوسف پٹیل صاحب شامل ہیں۔ خصوصی طور پر قاری یوسف (آفس سکریٹری جمعیۃ علماء گوونڈی) اور مولانا شمیم مفتاحی نے راشن کی تیاری، پیکنگ، تنظیم اور تقسیم کے عمل میں غیر معمولی محنت اور خدمات انجام دیں، جو اس مہم کی کامیابی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ حافظ شمس الحق (صدر جمعیۃ علماء گوونڈی) کا خصوصی پیغام: ”رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں جمعیۃ علماء گوونڈی کی یہ راشن مہم خدمتِ خلق کی ایک روشن مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مولانا صدرِ عالم قاسمی کی قیادت اور تمام کارکنوں کی لگن سے یہ مہم کامیابی سے مکمل ہوئی۔ ہم غریب اور مستحق بھائیوں کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کا عزم جاری رکھیں گے۔ آئندہ رمضان میں مزید وسعت اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ ایثار اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔ آمین۔“ یہ رفاہی مہم نہ صرف ایک امدادی اقدام ہے بلکہ رمضان المبارک کے اصل پیغام یعنی ہمدردی، ایثار اور بھائی چارے کی عملی تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ مستحق خاندانوں کے گھروں تک راشن پہنچانا دراصل ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے اور ان کے دلوں میں خوشی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے، جو اس مہم کی اصل کامیابی ہے۔ جمعیۃ علماء گوونڈی اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ یہ فلاحی سلسلہ آئندہ بھی اسی جذبے اور تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے گا، تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عظیم خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور تمام معاونین و ذمہ داران کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

بھارت نے پاکستان کے ثالثی کے دعووں کا مذاق اڑایا

نئی دہلی۔ 28؍مارچ۔ ایم این این۔ ایک حسابی سفارتی اقدام میں بھارت نے پاکستان کے اپنے الفاظ کو اس کے خلاف کر دیا ہے۔ خواجہ آصف کے ”مغرب کے لیے گھناؤنے کام“ کے ریمارکس کا حوالہ دیتے ہوئے، نئی دہلی نے سوال کیا کہ اسلام آباد عالمی تنازعات میں خود کو غیر جانبدار ثالث کے طور پر کیسے رکھ سکتا ہے۔ ردعمل صرف بیان بازی تک محدود نہیں تھا۔ بھارت نے خود پاکستانی رہنماؤں کے بیانات کو بھی اجاگر کیا، جس میں ماضی کے تنازعات میں ملک کے متنازعہ کردار کے اندرونی اعتراف کا مشورہ دیا گیا۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان نے 1971 کے بیانیے کو اجاگر کیا، جس میں آپریشن سرچ لائٹ اور بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ کے دوران ہونے والے مظالم کی طرف اشارہ کیا گیا۔ ماضی اور حال کے درمیان یہ تعلق اسٹریٹجک ہے۔ یہ بحث کو دعووں سے اعتبار کی طرف منتقل کرتا ہے۔ جیسا کہ پاکستان مغربی ایشیا کے بحران میں اپنے آپ کو پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے، بھارت ایک مستحکم اور مستقل عالمی اداکار کے طور پر اپنے امیج کو تقویت دے رہا ہے۔ پیغام واضح ہے: بین الاقوامی سفارت کاری میں، تاریخ کے معاملات، اور اعتماد کئی دہائیوں میں قائم ہوتا ہے، راتوں رات اعلان نہیں کیا جاتا۔

وزیر خارجہ جے شنکر کی فرانسیسی صدر میکرون سے ملاقات

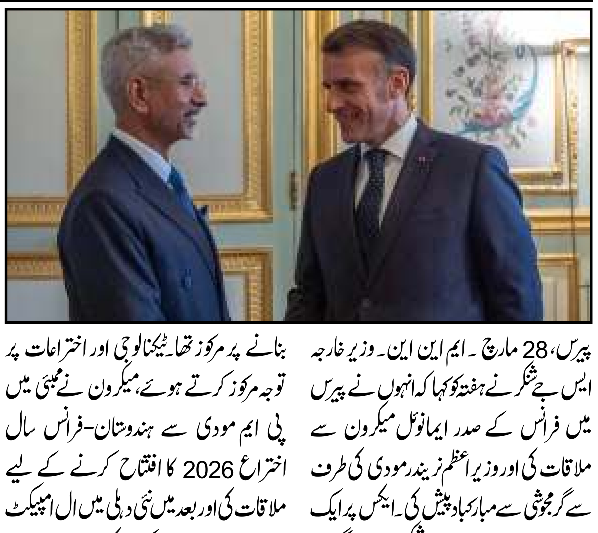

پیرس، 28 مارچ ۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کو کہا کہ انہوں نے پیرس میں فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا، گزشتہ رات فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کرنا ایک اعزاز کی بات ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی۔ گفتگو اور ان کی بہت سی بصیرتوں کی قدر کریں۔“ یہ فرانسیسی صدر کے 17 سے 19 فروری تک ہندوستان کے سرکاری دورے کے ٹھیک ایک ماہ بعد ہوا ہے۔ ان کا دورہ ہندوستان اور فرانس کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے پر مرکوز تھا۔ ٹیکنالوجی اور اختراعات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، میکرون نے ممبئی میں پی ایم مودی سے ہندوستان-فرانس سال اختراع 2026 کا افتتاح کرنے کے لیے ملاقات کی اور بعد میں نئی دہلی میں اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 میں شرکت کی۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے پیرس میں سوامی وویکانند کلچرل سینٹر کا بھی دورہ کیا اور امید ظاہر کی کہ تجدید شدہ سہولت ہندوستانی فن اور ثقافت میں گہری دلچسپی کے مرکز کے طور پر کام کرے گی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا،” پیرس میں سوامی وویکانند کلچرل سینٹر کا دورہ کیا۔ ہندوستان کے ثقافتی اور روحانی ورثے کے متاثر کن تاثرات کا مشاہدہ کیا۔“ انہوں نے کہا، ”یقین ہے کہ تجدید شدہ سہولت پیرس میں ہندوستانی فن اور ثقافت میں دلچسپی بڑھانے کے لیے ایک مرکز کے طور پر کام کرے گی۔“ یہ مرکز متحرک ہندوستانی آرٹ کی نمائش کرتا ہے، جس میں ہاتھیوں اور موروں کے ساتھ درختوں کی زندگی کی دیواریں، اور روحانی ورثے کی علامت پیچیدہ چھوٹی پینٹنگز شامل ہیں۔ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کے زیر انتظام یہ مرکز، ہندوستان-فرانسیسی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ایک سفارتی ٹول کے طور پر کام کرتا ہے، جو کہ وزیر اعظم مودی کی فروری میں فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کے ساتھ یورپ میں ثقافتی مرکزوں کو بڑھانے کے لیے ہونے والی بات چیت کے دو طرفہ وعدوں کے مطابق ہے۔ وزیر خارجہ جی 7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے لیے 27 مارچ کو فرانس پہنچے تھے۔ میٹنگ کے دوران، انہوں نے فرانس میں جی 7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے دوران جاری جیو پولیٹیکل تناؤ کے درمیان عالمی کنیکٹیویٹی کو تقویت دینے میں ہندوستان-مشرق وسطی-یورپ اقتصادی راہداری (آئی ایم ای سی) کی اہمیت پر زور دیا۔

کانگریس کی جانب سے 30 مارچ کو ’شیتکری سنگھرش نیائے یاترا‘

ممبئی: ۲۸؍ مارچ: کانگریس پارٹی کی جانب سے کسانوں کے حقوق کے حصول کے لیے ’شیتکری سنگھرش نیائے یاترا‘ کا اعلان کیا گیا ہے، جس کے تحت پیر 30 مارچ کو ضلع دھاراشیو کے سورت گاؤں سے تلجا پور تک ایک پیدل مارچ نکالا جائے گا۔ یہ یاترا کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں منعقد ہوگی، جس میں پارٹی کے سینئر لیڈران، عہدیداران اور بڑی تعداد میں کسانوں کی شرکت متوقع ہے۔ اس یاترا کا آغاز صبح 8 بجے شولاپور-تلجا پور شاہراہ پر واقع سورت گاؤں سے ہوگا، جبکہ شام 5 بجے تلجا پور کے شاردا ہال میں ایک عوامی اجلاس کے ساتھ اس کا اختتام کیا جائے گا۔ پارٹی کے مطابق یہ اقدام کسانوں کے مسائل کو اجاگر کرنے اور ان کے حقوق کے لیے مضبوط آواز اٹھانے کی کوشش کا حصہ ہے۔ کانگریس نے موجودہ بی جے پی حکومت کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ صنعت کاروں کے حق میں جھکاؤ رکھنے والی پالیسیوں کے باعث کسان شدید مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ کسانوں کو اپنی فصلوں کی مناسب قیمت نہیں مل رہی اور کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کے دعوے عملی طور پر پورے نہیں ہو سکے۔ پارٹی نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ حکومت اب تک کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کو قانونی شکل دینے میں ناکام رہی ہے، حالانکہ اس سلسلے میں کئی اعلانات کیے گئے تھے۔ مزید کہا گیا کہ مقررہ قیمت سے کم پر خریداری کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے وعدے بھی صرف کاغذوں تک محدود رہے ہیں۔ کانگریس کے مطابق کسانوں کی خودکشیوں میں اضافہ ایک تشویشناک رجحان ہے، جبکہ مرکزی حکومت کی بعض بین الاقوامی تجارتی پالیسیوں سے بھی زرعی شعبے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ پارٹی کا مؤقف ہے کہ ایسے فیصلوں سے ہندوستان میں زراعت اور کسان دونوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ پارٹی نے واضح کیا کہ وہ کسانوں کے مسائل کے حل کے لیے پارلیمنٹ، ریاستی اسمبلیوں اور عوامی سطح پر مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر اس یاترا کا انعقاد کیا جا رہا ہے، اور کسانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں اس میں شریک ہو کر اپنے حقوق کی آواز کو مضبوط کریں۔

حیدرآباد: ۲۸؍ مارچ (ریڈیو مانو) کمیونٹی ریڈیو چینل کا ڈائریکٹر جنرل آل انڈیا ریڈیو دہلی کے ہاتھوں افتتاح کے موقع پر لی گئی تصویر۔ ڈاکٹر جاوید کمال، پروفیسر تاتار خان، فلم رائٹر یم پرویز، مجاہد علی پروڈیوسر میڈیا سنٹر مانو، عائشہ جلیل، ڈاکٹر معین امر بمبو، قادر جاوید اور منور علی مختصر دیکھے جا سکتے ہیں۔۔

جنگ بندی ختم ہونے کے بعد پاکستان نے افغانستان میں دوبارہ حملے شروع کئے

کابل؍ اسلام آباد۔ 28؍ مارچ۔ ایم این این۔ جمعرات کو ملک کی وزارت خارجہ نے کہا کہ پاکستان نے طالبان کے ساتھ عارضی جنگ بندی ختم کر دی ہے اور وہ افغانستان کے اندر فوجی کارروائیاں جاری رکھے گا جب تک کہ اس کے سیکورٹی مقاصد حاصل نہیں ہو جاتے۔ ایک بریفنگ میں، وزارت کے ترجمان، طاہر اندرابی نے اس آپریشن کو ”ٹارگٹڈ“ قرار دیا اور کہا کہ پاکستانی فورسز اسے عسکریت پسندوں کے بنیادی ڈھانچے، تربیتی مراکز اور افغانستان کی سرزمین سے سرگرم مسلح گروپوں کے حامیوں پر حملہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، طالبان کے کنٹرول میں فوجی، لاجسٹک اور دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو ختم کرنے کے لیے ہماری کارروائیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک کہ ہمارے سیکورٹی مقاصد حاصل نہیں ہو جاتے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان کے اندر ٹی ٹی پی جیسے گروپوں کی موجودگی ”اب قابل برداشت نہیں رہی۔“ طالبان نے اس تازہ بیان پر عوامی سطح پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ مشرقی افغانستان میں مقامی ذرائع نے بتایا کہ پاکستانی توپخانے نے رات گئے صوبہ کنڑ کے کچھ حصوں کو نشانہ بنایا، تاہم فوری طور پر جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ نئے حملے دونوں فریقوں کے درمیان کئی ہفتوں سے بڑھتے ہوئے تناؤ کے بعد ہوئے ہیں، جن میں سرحد پار سے ہونے والے فضائی حملے اور جھڑپیں بھی شامل ہیں جنہوں نے بین الاقوامی سطح پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ طالبان نے پاکستان پر حالیہ حملوں میں عام شہریوں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا ہے، جس میں اس ماہ کے شروع میں کابل میں بحالی مرکز پر حملہ بھی شامل ہے جس میں ان کے بقول بھاری جانی نقصان ہوا۔ ہیومن رائٹس واچ کی ایک حالیہ رپورٹ میں اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ جنگی جرم کے مترادف ہو سکتا ہے، اس بات کا ثبوت دیتے ہوئے کہ یہ سہولت ایک شہری طبی مرکز تھا نہ کہ فوجی ہدف۔ پاکستان نے ایسے دعووں کو مسترد کر دیا ہے۔

جب بندوق خاموش ہوئی: ہندوستان کے عوام نے نکسل ازم کو کیسے مسترد کیا

تحریر: رشی سوری

کئی دہائیوں تک وسطی اور مشرقی ہندوستان کے جنگلات گولیوں، خوف اور غیر یقینی کی آوازوں سے گونجتے رہے۔ پورے اضلاع اپنی ثقافت یا صلاحیت سے نہیں بلکہ ایک ہی شناخت سے جانے جاتے تھے □ ”نکسل متاثرہ علاقے“۔ سڑکیں ادھوری ختم ہو جاتی تھیں، اسکول ویران تھے، صحت کی سہولتیں دور تھیں اور حکمرانی ایک تصور بھر تھی۔ اسی خلا میں بائیں بازو کی شدت پسندی نے جگہ بنائی اور خود کو محروم طبقات کی آواز کے طور پر پیش کیا۔ لیکن گزشتہ ایک دہائی میں جو تبدیلی آئی ہے وہ محض انسدادِ شورش کی کامیابی نہیں بلکہ ایک گہرا سماجی بدلاؤ ہے۔ یہ کہانی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے خود اس نظریے کو رد کیا اور ایک مختلف مستقبل کا انتخاب کیا۔ یہ تبدیلی اچانک نہیں آئی۔ نہ ہی یہ مسلط کی گئی۔ یہ لوگوں کے اپنے تجربات سے ابھری۔ برسوں تک نکسل ازم کا بیانیہ یہ رہا کہ ریاست نے ان علاقوں کو چھوڑ دیا ہے اور مسلح جدوجہد ہی واحد راستہ ہے۔ کمزور حکمرانی اور محدود مواقع نے اس سوچ کو جگہ دی۔ مگر وقت کے ساتھ حقیقت بدلنے لگی۔ جن دیہات میں پہلے صرف مسلح افراد نظر آتے تھے، وہاں سڑکیں بننے لگیں۔ جہاں ڈاکٹر نہیں تھے وہاں صحت مراکز قائم ہوئے۔ اسکول دوبارہ کھلے۔ موبائل نیٹ ورک آیا۔ بینکاری عام ہوئی۔ سرکاری اسکیمیں لوگوں کے دروازوں تک پہنچنے لگیں، براہ راست اور شفاف انداز میں۔ یہ تبدیلی فیصلہ کن تھی۔

اب لوگوں کے پاس دو حقیقتوں کا موازنہ کرنے کا موقع تھا۔ ایک طرف وہ نظریہ تھا جو انقلاب کی بات کرتا تھا مگر نتیجہ تباہی، خوف اور رکاوٹ کی صورت میں نکلتا تھا۔ دوسری طرف ایک ریاست تھی جو نظر آ رہی تھی، کام کر رہی تھی اور خدمات فراہم کر رہی تھی۔ چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، اوڈیشہ، مہاراشٹر اور تلنگانہ کے علاقوں میں کہانیاں بدلنے لگیں۔ والدین نے بچوں کو اسکول بھیجنا شروع کیا۔ نوجوانوں نے بندوق کے بجائے روزگار اور بہتر زندگی کا خواب دیکھا۔ خواتین نے خود امدادی گروپس کے ذریعے آگے بڑھ کر ترقی میں حصہ لیا۔ سب سے بڑی تبدیلی اعداد و شمار میں نہیں بلکہ خاموشی میں نظر آئی، خوف کے خاتمے میں۔ بازار دیر تک کھلے رہنے لگے۔ تہوار عام انداز میں منائے جانے لگے۔ سڑکیں خوف کی علامت نہیں بلکہ زندگی کی راہیں بن گئیں۔ حکمرانی اب دور نہیں بلکہ قریب محسوس ہونے لگی۔ یہ صرف ترقی نہیں، وقار کی بحالی تھی۔ صحت کی سہولت نے ماں کو بے بسی سے بچایا۔ تعلیم نے بچے کو نیا مستقبل دیا۔ فلاحی اسکیموں نے لوگوں کو خود مختار بنایا۔ یہ سب حقیقی تبدیلیاں تھیں۔ اسی کے ساتھ نکسل نظریے کی کشش کم ہوتی گئی۔ لوگوں نے سوال اٹھانے شروع کیے۔ اگر یہ تحریک ان کے لیے تھی تو اس نے ترقی کیوں روکی؟ اگر یہ انصاف کی بات کرتی تھی تو خوف کیوں پھیلایا؟ اگر یہ آزادی کی بات کرتی تھی تو اختلاف کو کیوں دبایا؟ یہ سوال تجربے سے پیدا ہوئے۔ سکیورٹی آپریشنز نے یقیناً حالات بدلنے میں کردار ادا کیا، مگر اصل تبدیلی عوام نے کی۔ لوگوں نے پناہ دینا بند کیا۔ خاموش رہنا چھوڑ دیا۔ خوف کے بجائے شمولیت کو چنا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ ان کا مستقبل امن میں ہے، تصادم میں نہیں۔ یہ کامیابی صرف ایک تحریک کے خاتمے کی نہیں بلکہ ایک نظریے کے خاتمے کی ہے۔ ایک ایسا نظریہ جو شکایت پر کھڑا تھا، اب امید کے سامنے ہار گیا۔ جو تنہائی پر قائم تھا، وہ شمولیت سے کمزور پڑ گیا۔ چیلنجز اب بھی موجود ہیں، مگر راستہ واضح ہے اور اسے عوام نے خود چنا ہے۔ آخر میں یہ کہانی طاقت کی نہیں بلکہ یقین کی ہے۔ یقین کہ ریاست کام کرے گی۔ یقین کہ مواقع بڑھیں گے۔ یقین کہ امن ممکن ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ایک بیداری کی کہانی ہے۔ بندوق خود خاموش نہیں ہوئی۔ اسے ان لوگوں نے خاموش کیا جنہوں نے اس پر یقین کرنا چھوڑ دیا۔ (ایم این این)

گرین پورٹس اور میری ٹائم انفرا اسٹرکچر کی ترقی کیلئے مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں: سونووال

نئی دہلی۔ 28؍ مارچ۔ ایم این این۔ جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر جناب سربانند سونووال نے لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں کہا کہ بڑی بندرگاہوں نے روایتی ڈیزل سے چلنے والے ٹگس سے الیکٹرک؍ ہائبرڈ ٹگس میں منتقلی کے لیے گرین ٹگ ٹرانزیشن پروگرام (جی ٹی ٹی پی) کے نفاذ جیسے کئی اقدامات کیے ہیں جس میں بندرگاہوں پر قابل تجدید توانائی کو اپنانا، بندرگاہوں کے آلات، گاڑیوں اور ریلوے ٹریکس کی برقی کاری، صفر کے اخراج کے نظام کی تعیناتی اور پاور ہارٹ پاور سسٹم کے تحت ”سوگریٹ ٹرک“ کی تنصیب شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پورٹ گائیڈ لائنز جن کے نتیجے میں بڑی بندرگاہوں پر کاربن کی شدت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ جی ٹی ٹی پی کے تحت چار بڑی بندرگاہیں یعنی دین دیال پورٹ، جواہر لعل نہرو پورٹ، وشاکھاپٹنم پورٹ اور وی او چدمبرانار پورٹ نے الیکٹرک ٹگس کے لیے ورک آرڈر دیا ہے۔ نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت نے تین بڑی بندرگاہوں کو تسلیم کیا ہے یعنی گجرات میں دین دیال پورٹ اتھارٹی، اڈیشہ میں پارادیپ پورٹ اتھارٹی، اور وی او نیشنل گرین ہائیڈروجن مشن کے تحت ملک میں گرین ہائیڈروجن ماحولیاتی نظام کی ترقی میں مدد کے لیے تمل ناڈو میں چدمبرانار پورٹ اتھارٹی کو گرین ہائیڈروجن حب کے طور پر بنایا گیا ہے۔ تمام بڑی بندرگاہیں چھوٹی دستکاریوں جیسے پورٹ کرافٹس کو شور ٹو شپ پاور سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ ہانگ کانگ کے بین الاقوامی کنونشن برائے محفوظ اور ماحولیاتی طور پر بحری جہازوں کی ری سائیکلنگ کے تحت فیرس سکریپ ڈیولپمنٹ فنڈ (FSDF) کے ذریعے 2026 تک 109 شپ ری سائیکلنگ یارڈز کو 39.53 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

انتظار ختم! ”ناگبندھم“ کی دنیا بھر میں ریلیز کی تاریخ سامنے آگئی ہے، جو 3 جولائی 2026 کو بڑے پردے پر حقیقی سنسنی لے کر آئے گی

ممبئی: ۲۸؍ مارچ (ایم ملک) ابھیشیک نامہ کی ہدایت کاری میں بننے والی، ناگبندھم 2026 کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے، جس میں ویرات کرنا، نابھا نتیش، جگپتی بابو، اور رشبھ ساہنی نے اہم کردار ادا کیے ہیں۔ ناگ بندھم کے اعلان کے بعد سے، یہ 2026 کی سب سے زیادہ زیر بحث فلموں میں سے ایک بن گئی ہے۔ افسانوں اور ڈراموں کے اس منفرد امتزاج میں ویرات کرنا، نابھہ نتیش، جگپتی بابو، اور رشبھ ساہنی کلیدی کرداروں میں ہیں۔ شائقین فلم کے بارے میں گونج رہے ہیں، اور اس کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار ہے۔ اس بڑھتے ہوئے کریز کی روشنی میں ٹیم نے اب فلم کی ریلیز کی تاریخ کو حتمی شکل دے دی ہے۔ ناگبندھم 3 جولائی 2026 کو سینما گھروں کی زینت بننے کے لیے تیار ہے، جو ایک بصری طور پر شاندار اور عمیق سینما کے تجربے کا وعدہ کرتا ہے۔ بنانے والے دلچسپ کرداروں کے پوسٹرز اور فلم کے اپ ڈیٹس جاری کر کے سامعین کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔ حال ہی میں، انہوں نے فلم کا ٹیزر بھی جاری کیا، جس میں صوفیانہ اور جادوئی دنیا کی ایک شاندار جھلک پیش کی گئی ہے جو بڑے پردے پر لانے کا وعدہ کرتی ہے۔ عظیم افسانوی عناصر، شاندار VFX، ایک طاقتور بیک گراؤنڈ سکور، اور کردار کے متاثر کن لمحات کے امتزاج کے ساتھ، ٹیزر سینما کے شائقین کے لیے ایک شاندار اور عظیم بصری سلوک ہونے کا وعدہ کرتا ہے۔ فلم کی جڑیں ہندوستان کے تاریخی اور ثقافتی ورثے میں گہری ہیں اور یہ ہمارے ملک کے شاندار ماضی اور سنہری دور سے متاثر کہانی پر مبنی ہے۔ مزید برآں، یہ افسانوں کے غیر دریافت شدہ پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے جو شاذ و نادر ہی ہندوستانی سینما میں نظر آتے ہیں، جو سامعین کو ایک منفرد اور دلکش تجربہ فراہم کرتے ہیں۔ ناگبندھم کی کہانی، اسکرین پلے اور ڈائریکشن ابھیشیک نامہ کی ہے۔ کشور اناپوریڈی اور نشیتا ناگیریڈی کی پروڈیوس کردہ یہ فلم 3 جولائی 2026 کو ہندوستان بھر میں ریلیز ہونے والی ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا ناندیڑ دورہ

کسانوں کے ریاستی کنونشن سے خطاب، پارٹی کے نئے دفتر کا افتتاح

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ریاست مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اتوار انتیس مارچ دو ہزار چھبیس کو ضلع ناندیڑ کا ایک انتہائی اہم اور مصروف دورہ کرنے جا رہے ہیں۔ اس مختصر مگر جامع دورے کو مقامی سیاسی اور سماجی حلقوں میں خاصی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ اس دوران وہ نہ صرف اپنی پارٹی کے نئے دفتر کا باقاعدہ افتتاح کریں گے بلکہ کسانوں کے ایک بڑے ریاستی کنونشن میں بھی خصوصی شرکت کریں گے جہاں کئی اہم شخصیات کی ان کی جماعت میں شمولیت متوقع ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کے دفتر اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ مصدقہ اور تفصیلی شیڈول کے مطابق، ایکناتھ شندے اتوار کی شام چار بج کر پچاس منٹ پر ممبئی کے ہوائی اڈے سے ایک خصوصی طیارے کے ذریعے ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے۔ ان کا طیارہ ٹھیک پانچ بجے ناندیڑ کے ہوائی اڈے پر اترے گا جہاں ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ حکام، پولیس افسران اور پارٹی کے سرکردہ رہنما ان کا استقبال کریں گے۔ ہوائی اڈے پر مختصر دفتری کاروائی کے بعد وہ موٹر گاڑیوں کے قافلے کی صورت میں سڑک کے راستے ہنگولی گیٹ ناندیڑ کی جانب روانہ ہوں گے۔ شام ساڑھے پانچ بجے نائب وزیر اعلیٰ ہنگولی گیٹ پہنچیں گے جہاں وہ شیو سینا کے دفتر شیو سینا بھون کا باضابطہ افتتاح کریں گے۔ اس پروقار تقریب میں پارٹی کے کئی مقامی عہدیداروں، کارکنوں اور معزز شہریوں کی بڑی تعداد شرکت کرے گی۔ اس نئے دفتر کے قیام کا بنیادی مقصد مقامی سطح پر پارٹی کی تنظیمی سرگرمیوں کو مزید فعال اور منظم بنانا ہے تاکہ عوامی مسائل کو حل کرنے میں بہتر حکمت عملی مرتب کی جا سکے اور کارکنوں کو ایک مستحکم مرکز فراہم کیا جا سکے۔ اس افتتاحی تقریب سے فراغت کے فوراً بعد، شام چھ بجے ایکناتھ شندے کا قافلہ ناندیڑ ضلع کے تعلقہ لوہا کی جانب عازم سفر ہوگا۔ وہ شام ساڑھے چھ بجے لوہا کے بائی پاس روڈ پر واقع بیل بازار میدان میں منعقد ہونے والے ایک عظیم الشان ریاستی سطح کے کسان کنونشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ یہ کنونشن ریاست بھر کے کسانوں کے مسائل، زرعی چیلنجز اور حکومتی اسکیموں پر تفصیلی تبادلہ خیال کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔ اس تقریب کے دوران ایک بڑی سیاسی پیش رفت بھی متوقع ہے جس میں مختلف سیاسی اور سماجی شخصیات باقاعدہ طور پر ان کی جماعت میں شمولیت اختیار کریں گی، جس سے خطے کی مقامی سیاست پر گہرے اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔ لوہا میں منعقدہ اس عوامی اور سیاسی تقریب کے اختتام پر، شام ساڑھے سات بجے نائب وزیر اعلیٰ کا قافلہ دوبارہ ناندیڑ ہوائی اڈے کی جانب روانہ ہوگا۔ رات آٹھ بجے وہ ناندیڑ ہوائی اڈے پر پہنچیں گے اور وہاں سے ممبئی کے لیے واپسی کی اڑان بھریں گے۔ ضلعی پولیس اور انتظامیہ نے اس اعلیٰ سطحی دورے کے پیش نظر سیکیورٹی کے انتہائی سخت اور فول پروف انتظامات مکمل کر لیے ہیں تاکہ تمام تقریبات بحسن وخوبی اپنے انجام کو پہنچ سکیں۔

کامٹھا میں جوئے کے بڑے اڈے پر پولیس کا چھاپہ

۴۱ جواری گرفتار، گیارہ لاکھ مالیت کا سامان ضبط

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر کے مضافات میں واقع گاڑے گاؤں روڈ پر کامٹھا گاؤں کے اندر جاری جوئے کے ایک وسیع اڈے پر ضلع پولیس کے اعلیٰ حکام کی ہدایت پر ایک چھاپہ مار کاروائی کی گئی ہے۔ اس کامیاب کاروائی کے نتیجے میں پولیس کی خصوصی ٹیم نے اکتالیس افراد کو حراست میں لے کر ان کے قبضے سے نقد رقم، موبائل فون، مواصلاتی آلات اور سواریوں سمیت گیارہ لاکھ روپے سے زائد مالیت کا سامان اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ محکمہ پولیس کے دفتر سے جاری ہونے والے سرکاری اعلامیے کے مطابق، ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہاجی اوماپ کو جرائم کی ایک کی اطلاع دینے والے مخصوص ذرائع کے ذریعے ایک خفیہ خبر موصول ہوئی تھی کہ کامٹھا گاؤں کی حدود میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی سرگرمیاں چل رہی ہیں۔ اس حساس اطلاع کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے انہوں نے فوری طور پر ماتحت افسران اور متعلقہ اہلکاروں کو ایک خصوصی حکمت عملی تشکیل دینے اور بلا کسی قسم کے تاخیر کے متعلقہ علاقے کی جانب روانہ کر دیا۔ اس منصوبہ دستے نے ۲۷/ مارچ کو گاڑے گاؤں روڈ پر کامٹھا کے علاقے میں واقع جگن لال دیوی لال یادو نامی شخص کی ملکیتی اراضی پر اچانک دھاوا بولا۔ وہاں ٹین سے بنے ہوئے ایک عارضی اور وسیع کمرے کے اندر اکتالیس افراد پلو نامی جوا کھیلنے میں مکمل طور پر منہمک تھے جنہیں پولیس نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر موقع پر ہی دبوچ لیا۔ کاروائی کے دوران ان ملزمان کے قبضے سے ایک لاکھ ۵۰۹۵۰ روپے کی نقد رقم، ۳۷ مواصلاتی آلات یعنی موبائل فون اور بارہ عدد دو پہیہ گاڑیاں ضبط کی گئیں۔

انتظامیہ کے مطابق ان تمام ضبط شدہ اشیاء کی کل

مالیت کا تخمینہ ۱۱ لاکھ ۴۷ ہزار ۹۵۰ روپے لگایا گیا ہے۔ ان تمام گرفتار ملزمان کے خلاف قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے ہوائی اڈہ پولیس تھانے میں مہاراشٹر جوا ایکٹ کی دفعہ ۴ اور ۵ کے تحت باقاعدہ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس تفصیلی واقعے کی مزید تفتیش اور اس پورے نیٹ ورک کے اصل مرکز تک پہنچنے کی ذمہ داری اسی تھانے کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر کے سپرد کی گئی ہے۔ اس چھاپہ مار کاروائی کے دوران ایک انتہائی چونکا دینے والا اور حیرت انگیز پہلو بھی سامنے آیا ہے۔ جائے وقوعہ سے ملنے والی دستاویزات کے مطابق اس جگہ کو محض جوئے کا اڈہ نہیں بلکہ جوئے کی تربیت گاہ کے طور پر پیش کیا جا رہا تھا۔ یہ نام نہاد تربیتی مرکز ضلع بیڑ کے تعلقہ وڈوانی کے علاقے چنچوڑ گاؤں کی ایک تنظیم راج کلا کھیلوں اور ثقافتی منڈل کے زیر انتظام چلایا جا رہا تھا۔ تاہم پولیس کی اس اچانک کاروائی نے اس ثقافتی لبادے کو چاک کر دیا اور ثابت کر دیا کہ یہاں تربیت کے نام پر دراصل اکتالیس افراد باقاعدہ طور پر سرگرم عمل ہو کر جوا کھیل رہے تھے۔ مزید تفتیش سے یہ بات بھی عیاں ہوئی ہے کہ چنچوڑ گاؤں کی اس نام نہاد ثقافتی تنظیم نے

اس پورے خطے میں مختلف مقامات پر ایسے کئی جعلی تربیتی مراکز کا جال بچھا رکھا ہے۔ اس جرأت مندانہ اور کامیاب کاروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنچ انگلے، ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، بجو جنگلواڑ، کانسٹیبل گنیش دھومال اور کاماجی گولی نے نہایت دلیری سے حصہ لیا۔

تعلیمی ادارے سے لاپتہ ہونے والی کمسن طالبہ کا اغوا اور زیادتی

ناسک سے دو درندہ صفت ملزمان گرفتار، عثمان نگر پولیس کی شاندار کاروائی

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ کے تعلقہ لوہا کے علاقے عثمان نگر میں انسانیت کو شرما دینے والا ایک انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جہاں سکول جانے والی ایک کمسن طالبہ کو اغوا کے بعد درندگی کا نشانہ بنایا گیا۔ تاہم عثمان نگر پولیس نے انتہائی مستعدی اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جدید تکنیکی تفتیش کی مدد سے دونوں سفاک ملزمان کو ناسک ضلعے کے علاقے سنر سے گرفتار کر لیا ہے۔ دوران تفتیش بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کی تصدیق ہونے کے بعد اس مقدمے میں بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ فراہم کرنے والے سخت قانون کی دفعات بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ پولیس کی اس بروقت اور کامیاب کاروائی پر عوامی حلقوں میں گہرے اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق گرفتار ملزمان کو باقاعدہ طور پر عدالت کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ پولیس ذرائع کی جانب سے فراہم کردہ تفصیلی معلومات کے مطابق، تعلقہ لوہا کے عثمان نگر پولیس تھانے کی حدود میں رہائش پذیر یہ کمسن بچی یکم جنوری کو روزمرہ کی طرح اپنے تعلیمی ادارے یعنی سکول گئی تھی لیکن وہاں سے اچانک پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئی۔ اہل خانہ کی جانب سے کافی تلاش بسیار کے بعد ۳/ جنوری ۲۰۲۶ کو عثمان نگر پولیس تھانے میں بچی کی گمشدگی کا باقاعدہ مقدمہ درج کروایا گیا۔ معاملے کی سنگینی اور بچی کی کم عمری کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر حرکت میں آتے ہوئے تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا اور ملزمان کی تلاش کے لیے مختلف زاویوں سے کام شروع کر دیا۔

دوران تفتیش پولیس کو خفیہ ذرائع سے انتہائی اہم اطلاع موصول ہوئی کہ مغوی بچی کو اغوا کاروں نے ریاست گوا میں چھپا رکھا ہے۔ اس اطلاع پر کاروائی کرتے ہوئے پولیس کا ایک خصوصی دستہ ہنگامی بنیادوں پر گوا روانہ کیا گیا لیکن شاطر ملزمان کو پولیس کی چھاپہ مار کاروائی کی بھنک پڑ گئی اور وہ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے باوجود پولیس نے ہمت نہیں ہاری اور جدید تکنیکی تجزیے اور مواصلاتی آلات کی کڑی نگرانی کا سہارا لیا۔ اس سائنسی طرز تفتیش کی بدولت پولیس کو حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ دونوں ملزمان جن کی شناخت ۲۰ سالہ شیواجی رام کشن پیچے واڑ، رہائشی لوہا ضلع ناندیڑ اور ۱۰ سالہ آکاش آنند پیچے واڑ، رہائشی وڈے پوری تعلقہ لوہا ضلع ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے، اس وقت ناسک ضلعے کے تعلقہ سنر میں واقع صنعتی علاقے میں روپوش ہیں۔ اس پختہ اطلاع کے بعد پولیس دستے نے انتہائی حکمت عملی کے ساتھ جال بچھایا اور دونوں مفرور ملزمان کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر گرفتار کر لیا۔ طبی معائنے اور ابتدائی تفتیش کے دوران جب اس بات کے شواہد سامنے آئے کہ معصوم بچی کو اغوا کے بعد جسمانی اور جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے، تو پولیس نے فوری طور پر اصل مقدمے میں بچوں کے تحفظ کے کڑے قوانین کی مزید سخت دفعات کا اضافہ کر دیا۔ اس اقدام سے ملزمان کے خلاف قانونی شکنجہ مزید سخت ہو گیا ہے۔ یہ انتہائی حساس اور کامیاب کاروائی نائب سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈاکٹر اشونی جگتاپ کی براہ راست نگرانی اور رہنمائی میں انجام پائی۔ اس چھاپہ مار دستے میں معاون پولیس انسپکٹر سچن نیل پتریوار، سب انسپکٹر گیان گاؤڈیکر، ونت ترکے، سائیں ناتھ مورے، پرکاش پیدے واڑ اور دیپک اوڈھنے جیسے فرض شناس افسران اور اہلکار شامل تھے۔ اس پیچیدہ مقدمے کو سلجھانے اور سفاک ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے پر ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس ابناش کمار نے عثمان نگر پولیس کی پوری ٹیم کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی اس شاندار کارکردگی کی بھرپور ستائش کی ہے۔

ناندیڑ میں قانون کے محافظ ہی لٹیرے بن گئے، دو اہلکاروں سمیت چار افراد کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ): جب قانون کی رکھوالی کرنے والے ہی قانون کو پیروں تلے روندنے لگیں تو عام آدمی انصاف کے لیے کس کا دروازہ کھٹکھٹائے، یہ وہ سنگین سوال ہے جو ضلع ناندیڑ میں پیش آنے والے ایک ہوش ربا واقعے کے بعد ہر خاص و عام کی زبان پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پولیس محکمے سے وابستہ دو اہلکاروں نے اپنے دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک سرکاری ملازم کو ساٹھ لاکھ روپے کا چونا لگا دیا ہے۔ اس سنسنی خیز واردات میں متاثرہ شخص کو ساٹھ لاکھ روپے کے عوض ایک کروڑ روپے مالیت کا سونا فراہم کرنے کا پرکشش جھانسہ دیا گیا تھا۔ اس سنگین نوعیت کے معاملے پر لوہا پولیس تھانے میں باقاعدہ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے اب تک کی کاروائی میں ایک پولیس اہلکار اور ایک عام شہری کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ ایک اور پولیس اہلکار سمیت دو ملزمان تاحال مفرور ہیں۔ پولیس اہلکاروں کی جانب سے ساٹھ لاکھ روپے کی اس دھوکہ دہی کے واقعے نے پورے ضلع میں کھلبلی مچا دی ہے۔ عام طور پر جعل سازوں اور نوسربازوں کی جانب سے کم رقم کے بدلے دگنی رقم یا دگنا سونا دینے کے جھانسے اور لوٹ مار کی وارداتیں تو آئے دن سننے کو ملتی رہتی ہیں، لیکن اس واقعے میں حیرت انگیز طور پر دو پولیس اہلکاروں نے اپنے دو دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک سرکاری اہلکار کو ہی ساٹھ لاکھ روپے کی خطیر رقم سے محروم کر دیا ہے۔ تعلقہ لوہا کے علاقے کھیڑکرواڑی سے تعلق رکھنے والے ۷۲ سالہ بچن والاجی کھیڑکر ایک سرکاری ملازم ہیں۔ ۷/ جنوری کو انہیں پارڈی کے علاقے میں زیر تعمیر منڈے نامی شخص کے مکان پر بلایا گیا اور وہاں انہیں ۶۰/ لاکھ روپے کے عوض ایک کروڑ روپے مالیت کا سونا دینے کا سبز باغ دکھایا گیا۔ بچن کھیڑکر اس لالچ کا شکار ہو گئے اور اپنے ہمراہ ساٹھ لاکھ روپے کی نقد رقم لے کر مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ وہاں موجود چاروں افراد نے مل کر بچن سے ساٹھ لاکھ روپے ہتھیا لیے۔ رقم اینٹھنے کے بعد ملزمان نے متاثرہ شخص کو شدید زدوکوب کیا اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دے کر وہاں سے بھگا دیا۔ یہی نہیں، بلکہ متعلقہ ملزمان نے بچن کو جعلی نوٹوں کے مقدمے میں پھنسانے کی گیدڑ بھبکی بھی دی تھی۔ دھوکہ دہی کی اس واردات کو انجام دینے والوں میں ناندیڑ ہیڈ کوارٹر میں تعینات پولیس اہلکار راجیش منڈے، لمب گاؤں پولیس تھانے میں فرائض انجام دینے والا پولیس اہلکار سمیر صابر خان پٹھان، اومکار وشوناتھ بھورے اور تیس سے پینتیس سال کی عمر کا ایک اور نامعلوم شخص شامل ہے۔ واردات کے وقت یہ چاروں افراد پولیس کی وردی میں ملبوس تھے۔ اس واقعے کے بعد بچن کھیڑکر کی مدعیت میں ۲۳/ جنوری کو لوہا پولیس تھانے میں مذکورہ بالا پولیس اہلکاروں راجیش منڈے، سمیر پٹھان، اومکار بھورے اور ایک نامعلوم شخص سمیت چار افراد کے خلاف ساٹھ لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کیا گیا۔ مقدمہ درج ہوتے ہی چاروں ملزمان روپوش ہو گئے تھے۔ اسی دوران مقامی کرائم برانچ کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر مہیش کورے نے مفرور ملزم اومکار بھورے کو حراست میں لے لیا۔ دوران تفتیش بھورے نے اعتراف جرم کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس اہلکار راجیش منڈے اور دیگر ساتھیوں نے بچن کھیڑکر سے ساٹھ لاکھ روپے وصول کیے ہیں۔ اس انکشاف کے بعد پولیس نے اس مقدمے میں نامزد پولیس اہلکار سمیر پٹھان کو بھی جمعرات کے روز گرفتار کر لیا ہے۔ تاہم، مرکزی ملزم پولیس اہلکار راجیش منڈے اور ایک نامعلوم ملزم تاحال پولیس کی گرفت سے باہر ہیں۔ پولیس مفرور اہلکار منڈے اور دیگر ایک ملزم کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔

ناندیڑ میں جرائم کے مختلف واقعات، پولیس نے مقدمات درج کرلیے

ناندیڑ 28 مارچ 2026: ضلع ناندیڑ میں چوری، غیر قانونی ریت کی اسمگلنگ، اغوا کی کوشش، جوا اور ممنوعہ شراب کی فروخت جیسے مختلف جرائم کے واقعات سامنے آئے ہیں، جن پر پولیس نے فوری کاروائی کرتے ہوئے مقدمات درج کر لیے ہیں۔

چوری کا واقعہ

وزیر آباد علاقے میں 26 مارچ کی شام تقریباً 4:57 بجے ڈاکٹر لائن کے قریب ایک 63 سالہ شخص گووند منالایت پریوالے کے گلے سے سونے کی چین (مالیت تقریباً 1 لاکھ 84 ہزار 475 روپے) نامعلوم چور نے بھیڑ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چرا لی۔ اس سلسلے میں وزیر آباد پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر کے تفتیش جاری ہے۔

غیر قانونی ریت کی اسمگلنگ

27 مارچ کو گرودوارہ گیٹ نمبر 3 کے قریب پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے پنچیت وامن راوتارو (21 سال) کو بغیر اجازت ٹیمپو گاڑی میں تقریباً 15 ہزار روپے مالیت کی ریت لے جاتے ہوئے گرفتار کیا۔ گاڑی کی مالیت تقریباً 10 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں متعلقہ قوانین کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

اغوا کی کوشش اور دھمکی

اردھاپور کے موضع لہان میں 26 مارچ کی رات تقریباً 9:30 بجے ایک صحافی راجندر عرف منوج منیورے کو خبر شائع کرنے کے تنازع پر کچھ افراد نے زبردستی موٹر سائیکل پر بٹھا کر اغوا کرنے کی کوشش کی اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس واقعے پر پولیس نے سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

جوا کھیلتے ہوئے گرفتار

27 مارچ کو کھڈکپورہ پل کے قریب پولیس نے چھاپہ مار کر راہل اجئے بلسورے (23 سال) کو غیر قانونی طور پر جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے 2280 روپے نقد اور جوا کا سامان برآمد ہوا۔

غیر قانونی شراب کی فروخت

شیواجی نگر علاقے میں 27 مارچ کی شام پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے شنکر سمبھاجی راو مگے (47 سال) کو بغیر اجازت تقریباً 3000 روپے مالیت کی غیر ملکی شراب فروخت کرنے کے ارادے سے اپنے قبضے میں رکھنے پر گرفتار کیا۔ تمام معاملات میں متعلقہ پولیس تھانوں نے مقدمات درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

غیر قانونی اسلحہ کے خلاف بڑی کاروائی، پانچ ملزمان گرفتار، دو مفرور

ناندیڑ: 28/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ دیہی پولیس نے غیر قانونی اسلحہ کی خرید و فروخت کے خلاف جاری مہم کے تحت ایک بڑی کاروائی کرتے ہوئے دیسی پستول اور زندہ کارتوس کے ساتھ پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا، جبکہ دو ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس کے مطابق یہ کاروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب اویناش کمار کی ہدایت پر "آپریشن فلش آؤٹ" کے تحت انجام دی گئی۔ خفیہ اطلاع ملنے پر پولیس ٹیم نے واجئی ٹی پوائنٹ پر ناکہ بندی کر کے مشتبہ افراد کو حراست میں لیا۔ تلاشی کے دوران ملزمان کے قبضے سے ایک دیسی پستول بمعہ میگزین، تین زندہ کارتوس، ایک خنجر اور بجاج پلسر 220 موٹر سائیکل برآمد ہوئی۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 2 لاکھ 4 ہزار 500 روپے بتائی گئی ہے۔ گرفتار ملزمان میں شیخ رضوان شیخ نثار، شیخ شاہد، شیخ سہیل سمیت دیگر شامل ہیں، جبکہ شیخ عادل اور آنند عرف چنٹو سردار یادو کو پولیس تلاش کر رہی ہے، جو مبینہ طور پر اسلحہ سپلائی کرنے والے ہیں۔ پولیس نے اس معاملے میں اسلحہ ایکٹ 1959 کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے اور ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے کی کاروائی جاری ہے۔ مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر متواڑ کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کامیاب کاروائی پر پولیس سپرنٹنڈنٹ نے متعلقہ افسران اور اہلکاروں کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔

اشوک کھرات کے خلاف 100 سے زائد شکایات موصول

ناسک: خود ساختہ بابا اشوک کھرات کے خلاف دو اور مقدمات درج کیے گئے ہیں، پولیس نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق، اس کے خلاف تحقیقات کرنے والی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) کو فون پر 100 سے زائد شکایات موصول ہو چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی شہر کے سرکارواڑہ پولیس تھانے میں کھرات کے خلاف کل دس ایف آئی آرز درج کی جا چکی ہیں۔

ریاست مہاراشٹر میں ۳۰/ مارچ سے ۴/ اپریل تک گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارشوں کا نیا سلسلہ شروع ہونے کا قوی امکان

ممبئی/ پربھنی: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ریاست مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث ۳۰/ مارچ سے ۴/ اپریل کے درمیانی عرصے میں گرج چمک، تیز ہواؤں اور طوفانی بارشوں کا ایک نیا اور شدید سلسلہ شروع ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات اور زرعی ماہرین نے موجودہ صورتحال کے پیش نظر کسانوں اور عام شہریوں کے لیے خصوصی اور ہنگامی ہدایات جاری کی ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ جانی و مالی نقصان بالخصوص تیار فصلوں کی تباہی سے بچا جا سکے۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری کردہ تفصیلی رپورٹ کے مطابق تیس مارچ سے ریاست کے بیشتر حصوں خصوصاً دوپہر کے اوقات میں مطلع ابر آلود رہنے اور گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارشوں کے ایک نئے سلسلے کے آغاز کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ پیش گوئی کے مطابق تیس مارچ کو بنیادی طور پر خاندیش، مراٹھواڑہ، مغربی ودربھ اور وسطی مہاراشٹر کے گھاٹ سے متصل پہاڑی اضلاع میں آسمانی بجلی گرنے، تیز رفتار اور طوفانی ہوائیں چلنے، شدید بارش اور بعض مقامات پر ژالہ باری کا شدید خطرہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ودربھ کے باقی ماندہ علاقوں میں بھی موسم میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہونے اور ہوا کے دباؤ میں تبدیلی دیکھی جا سکتی ہے۔ موسمیاتی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اکتیس مارچ کو تیس مارچ کی نسبت طوفانی بارشوں اور ہواؤں کی شدت میں قدرے کمی واقع ہونے کی توقع ہے۔ تاہم اس کے باوجود متذکرہ بالا علاقوں میں موسم کی مجموعی صورتحال غیر یقینی رہے گی اور بعض مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اس کے فوراً بعد، یکم اپریل سے لے کر چار اپریل تک کے عرصے میں موسمیاتی بگاڑ اور طوفانی بارشوں کی شدت میں ایک بار پھر غیر معمولی اضافے کا ابتدائی اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس پوری مدت کے دوران وسطی مہاراشٹر، خاندیش، مراٹھواڑہ اور ودربھ کے مختلف اور وسیع علاقوں میں مطلع مکمل طور پر ابر آلود رہنے، دوپہر کے بعد تیز طوفانی بارشوں اور کئی مقامات پر شدید ژالہ باری کے امکانات کو کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس تشویشناک موسمیاتی پیش گوئی کے پیش نظر ریاست کے محکمہ زراعت نے تمام کسانوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ آنے والے چند دنوں کے دوران اپنی تمام تر زرعی سرگرمیوں کو موسم کی اس غیر یقینی صورتحال کے عین مطابق مرتب کریں۔

ضلع کلکٹر دفتر میں گیس ایجنسی مالکان اور فروخت افسران کی اہم میٹنگ منعقد

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز) ضلع میں گیس کی فراہمی کو بلا رکاوٹ جاری رکھنے اور صارفین کو درپیش مشکلات سے بچانے کے لیے ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کی صدارت میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں مختلف گیس کمپنیوں کے فروخت افسران اور گیس ایجنسی مالکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں گیس تقسیم کرنے والوں کو سخت ہدایات جاری کرتے ہوئے انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی اپیل کی گئی۔ اجلاس کے اہم فیصلوں کے مطابق تمام گیس ایجنسیوں کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ صارفین کو ایجنسی پر بلا کر گیس فراہم نہ کریں بلکہ ہر حال میں گیس سلنڈران کے رجسٹرڈ پتے پر گھر تک پہنچائیں۔ اگر کسی صارف کو گھر تک فراہمی میں دشواری پیش آئے تو وہ اپنے متعلقہ کے متعلقہ سپلائی افسر سے رابطہ کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی صارفین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ گیس حاصل کرنے کے لیے ایجنسیوں پر بھیڑ نہ لگائیں۔ گیس کی بکنگ کے بعد جلد از جلد گھروں تک سلنڈر پہنچانے کی ذمہ داری متعلقہ ایجنسی کی ہوگی۔ انتظامیہ نے ضلع کے تمام گیس صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، ایجنسیوں پر ہنگامہ نہ کریں اور انتظامیہ کے نظام سے تعاون کریں تاکہ گیس کی فراہمی کا عمل بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے۔ مزید یہ کہ جن صارفین نے ابھی تک اپنی شناختی تصدیق کا عمل مکمل نہیں کیا ہے، وہ گھر بیٹھے اپنے موبائل کے ذریعے یہ عمل مکمل کر سکتے ہیں اور اس کے لیے انہیں ایجنسی جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے واضح کیا کہ ضلع میں گیس کی فراہمی مکمل طور پر معمول کے مطابق جاری ہے، اس لیے شہری کسی بھی افواہ پر یقین نہ کریں اور انتظامیہ کا بھرپور ساتھ دیں۔

ای-گورننس اصلاحاتی پروگرام میں ناندیڑ پولیس رینج اول نمبر پر

ناندیڑ: ۲۸/ مارچ (ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹر میں نافذ کیے گئے 150 روزہ ای-گورننس اصلاحاتی پروگرام کے تحت ناندیڑ پولیس رینج نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریاست بھر میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی پر دیویندر فڈنویس نے پولیس کے نائب انسپکٹر جنرل شاہ جی اماپ کو اعزاز سے نوازا۔ یہ تقریب 28 مارچ کو سہیادری گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی، جہاں انہیں تعریفی سند پیش کی گئی۔ تفصیلات کے مطابق، ریاستی حکومت کی ہدایت پر شروع کیے گئے اس پروگرام کا مقصد سرکاری دفاتر کو عوام دوست، تیز رفتار، شفاف اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ بنانا تھا۔ اس میں سرکاری ویب سائٹس کی بہتری، "آپلے سرکار" پورٹل، ای-آفس نظام، ڈیٹا ڈیش بورڈ، سوشل میڈیا انضمام، واٹس ایپ کے ذریعے خدمات کی فراہمی اور جدید ویب ایپلیکیشنز جیسے اقدامات پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ناندیڑ پولیس رینج نے اس پروگرام کے تحت متعدد جدید اقدامات نافذ کیے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڈی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔